إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر: غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ — قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۳	مورخہ ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۵ مارچ ۱۹۳۶ء	نمبر ۲۰۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قربانی کے مہینہ پر اسلامی مہینوں کے ختم ہونے کا راز

"اے بھائیو۔ یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے۔ اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور اس آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے۔ جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں گزر چکا ہے اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو۔ اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو۔ اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل و رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کیلئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے"

(خطبہ الہامیہ)

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ر مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج بعد نماز مغرب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے:

درس القرآن جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سندھ تشریف لے جانے کی وجہ سے بند تھا۔ کل ۲ر مارچ سے شروع ہو گیا ہے۔ آج درس کے بعد حضور نے یوم الحج ہونے کی وجہ سے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی:

محمد اسماعیل صاحب صدیقی کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اور منشی فیض احمد صاحب ہیڈ کاتب "الفضل" کے ہاں بھی لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاندین کے مظالم کے مقابلہ میں احمدیت کی شان

ظلم ہے اس ظلم کی گر انتہا کوئی نہیں
دل نہیں پتھر ہے جب خوفِ خدا کوئی نہیں

دشمنی چاہے کرے جتنی نگہ کوئی نہیں
پر مصیبت یہ ہے دشمن میں حیا کوئی نہیں

مٹ گئے میرے مٹانے کی جنہیں تھی آرزو
کون اب باقی رہے گا جب رہا کوئی نہیں

کس خیالِ خام نے دنیا کو اندھا کر دیا
میری کشتی کا خدا ہے ناخدا کوئی نہیں

میرے خالق نے بنایا ہے مجھے ثابت قدم
مجھ پہ جو آئی نہ ہو ایسی بلا کوئی نہیں

جسقدر تھے تیر سارے صرفِ ناکامی ہوئے
ترکشِ دشمن میں اب تیرِ جفا کوئی نہیں

میں تو ہوں کمزور تو کمزوریاں میری نہ دیکھ
میرے پیچھے وہ ہے جسکو دیکھتا کوئی نہیں

وقت آتا ہے کہ اک دنیا کرے گی مجھ پہ ناز
میں وہ نالائق ہوں جسکو جانتا کوئی نہیں

میں ہونگا سب جہاں والوں کی آنکھیں کھول کر
کیا ہوا گر آج اس کو مانتا کوئی نہیں

کیا گلہ ان پر کہ ہے جن کا بھروسہ جھوٹ کے
اور صدق و راستی سے واسطا کوئی نہیں

کس نے ان بدباطنوں کا چاک پردہ کر دیا
کون کہتا ہے کہ تاثیرِ دعا کوئی نہیں

میرے اظہارِ وفاداری سے چڑ جاتے ہیں وہ
دیکھنے اس کے سوا میری خطا کوئی نہیں

میری مظلومی پہ کرتا ہی نہیں کوئی نظر
اہلِ دل کوئی نہیں اہلِ صفا کوئی نہیں

میں ہوں قائم و فا پر وہ جفا دل پر رہیں
مرنے جینے کا سوا اسکے مزا کوئی نہیں

میرا مقصد دین ہے میں خادمِ اسلام ہوں
اور میری زندگی کا مدعا کوئی نہیں

ناز ہے انداز ہے موجود سب کچھ ہے مگر
حسن کے بازار میں جنسِ وفا کوئی نہیں

تیرے در پر آکے ہر بیمار پاتا ہے شفا
مر رہا ہوں میں مرے دکھ کی دوا کوئی نہیں

ہے فقط تیری کریمی پر نظر منظور کی
بیکسوں کا اے خدا تیرے سوا کوئی نہیں

[illegible] بھیروی
قادیان

موجودہ عملہ ڈاکخانہ قادیان کا احمدی پبلک کے متعلق مذموم رویہ

ڈاکخانہ قادیان کے موجودہ عملہ کے متعلق ہم کئی ایک واقعات پیش کر کے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اس کا رویہ احمدی پبلک کے متعلق نہایت تکلیف دہ اور نقصان رساں ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے۔

سالم ضلع شاہپور سے ماسٹر امام علی صاحب سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول نے ۲۵ر فروری کو ایک جوابی کارڈ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں لکھا جس میں مسئلہ زکوٰۃ اور قربانی کے متعلق بعض باتیں دریافت کی گئی تھیں۔ اور ڈاکخانہ کے قاعدہ کی رو سے وہی کارڈ استعمال کیا۔ جو انہیں استعمال کرنا چاہیئے تھا۔ اور جوابی کارڈ پر صرف اپنا پتہ لکھا۔ اور خط ڈاکخانہ سالم میں ڈال دیا۔ جہاں سے اسی کارڈ پر مہر لگائی گئی۔ جو حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کے نام کا تھا۔ اس کے بعد بھلوال پوسٹ آفس نے بھی اپنی مہر اسی کارڈ پر لگائی۔ پھر وہ خط جب قادیان پہونچا۔ تو یہاں ایک مہر تو اسی کارڈ پر لگائی گئی۔ اور دوسری سادہ کارڈ کے اس طرف لگا دی گئی۔ جہاں جواب لکھا جانا تھا۔ ان کے بعد بجائے اس کے کہ وہ خط حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو پہونچایا جاتا۔ سادہ کارڈ کو اوپر کی طرف الٹا کر اور مہر لگا کر ماسٹر امام علی صاحب کو واپس بھیجدیا گیا ؛

مختلف ڈاکخانوں کی مہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ڈاکخانہ سالم میں وہ خط نہیں الٹا۔ نہ ڈاکخانہ بھلوال میں الٹا۔ اور نہ قادیان کے ڈاکخانہ میں پہنچکر مہریں لگنے تک الٹا۔ مگر اس کے بعد مکتوب الیہ کو پہونچانے کی بجائے اسے الٹا کر خط لکھنے والے کو واپس بھیجدیا گیا۔ اور اس طرح ڈاکخانہ قادیان نے (۱) بلاوجہ ایک احمدی کے پیسے ضائع کرائے۔ (۲) عید اضحیٰ پر قربانی کرنے کے متعلق مسائل معلوم کرنے سے اسے محروم رکھا ؛

چونکہ قاعدہ کے مطابق لکھا ہوا جوابی کارڈ خود بخود الٹ نہیں سکتا۔ اور قادیان تک کے ڈاکخانہ کی مہروں کا اس کارڈ پر موجود ہونا جو مکتوب الیہ کو ملنا چاہیئے تھا۔ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہاں پہونچنے تک وہ نہیں الٹا تھا۔ بلکہ اس کے بعد اسے الٹا دیا گیا ؛

کیا محکمہ ڈاک کے اعلیٰ افسر اپنے اس عملہ کی اس عجیب و غریب کارگزاری کیطرف توجہ فرمائیں گے ؟

حضرت امیر المومنین کے سفر سندھ کے دوران میں بیعت کرنیوالوں کے نام

۳ر مارچ کے الفضل میں نومبائعین کی جو فہرست درج کی گئی ہے۔ اس میں نمبر ایک سے نمبر ۲۶ تک دستی بیعت کرنے والوں کے جو نام ہیں۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر سندھ کے دوران میں بیعت کی تھی۔ جن کا ذکر مختلف رپورٹوں میں آ رہا ہے ۲۷ر فروری سے یکم مارچ تک بیعت کرنے والوں کی فہرست کے ساتھ ان کے نام غلطی سے درج ہو گئے ہیں ؛

اعلانِ تعطیل

یوم الحج اور عید اضحیٰ کی مقدس تقاریب کی وجہ سے چونکہ کارکنانِ اخبار کو دو روز چھٹی رہے گی۔ اس لئے ۶ اور ۷ مارچ کے پرچے شائع نہیں ہوں گے۔ احباب مطلع رہیں ؛ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء سے

احمدیت کا حقیقی مقصد سمجھو اور مغربیت کو کچل کر اسلامی تعلیم کا دوبارہ احیاء کرو

۲۵ - فروری حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ولایت تشریف لے جانے اور مولوی اللہ دتا صاحب کی بلاد عربیہ سے واپسی پر مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کی طرف سے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جو دعوت چائے دی گئی۔ اس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک تقریر فرمائی۔ اسے رپورٹر "الفضل" جسقدر قلم بند کر سکا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ

مبلغوں کے باہر جانے اور آنے کا سلسلہ

بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا چلا جائیگا اور شاید یہ سلسلہ کسی وقت اس کثرت کو پہونچ جائے۔ کہ اس قسم کی پارٹیوں کو فضول سمجھتے ہوئے ایک بوجھ قرار دینا پڑے۔ وہ جماعت جو دُنیا کے تمام افراد کو مخاطب کرتی۔ اور اپنی صداقت کا ان سے اعتراف کراتی ہے۔ اس کے لئے وہ دن کچھ بعید نہیں۔ جب بغیر کسی ناغہ کے غیر ممالک کو مبلغین صبح و شام روانہ ہوں۔ اور ان ایام میں صبح و شام پارٹیاں دینا اچھے بھلے آدمیوں کو پاگل بنا دینے کے لئے کافی ہو۔ اس کا علاج آخر وہی ہوگا جو اس قسم کی پارٹیوں کا اصل مقصد اور منشا ہے۔ یعنی اُن

دُعاؤں پر اکتفا

کی جایا کرے گی۔ جو مومنوں کے دلوں سے خدام دین کے لئے نکلا کرتی ہیں:۔

ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ مومنوں کو نئے سے نئے درس اور نئی سے نئی تعلیم دیتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو پڑھانا چاہتا ہے۔ اور نئے سے نئے درس اور نئی سے نئی تعلیم اُسے سکھانا چاہتا ہے۔ درسوں اور تعلیموں کو سیکھنے والے

دو طرح کے طالب علم ہوتے ہیں

ایک وہ جنہیں ترقی کرنے کی عادت ہوتی ہے اور ہر نئے سبق پر خوشی محسوس کرتے ہوئے آگے کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ اور ایک وہ طالب علم جنہیں ترقی کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ اور ہر نئے سبق پر اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ ایسے طالب علم ہمیشہ ناکام رہتے ہیں۔ ان دونوں قسم کے طالب علموں میں فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ ترقی کرنے والے طلباء کو ان کے اساتذہ نئی تعلیمیں اور نئے درس دیتے ہیں۔ اور وہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں مگر وہ طلباء جو ناکام رہتے ہیں اور ہر نئے سبق اور نئی تعلیم پر اپنے دلوں میں بوجھ محسوس کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے۔ کہ ان سے استاد بھی بے توجہگی سے کام لینے لگ جاتے ہیں اسی طرح اللہ تعالےٰ مومنوں کو

نئے سے نئے درس اور نئی سے نئی تعلیم

دیتا ہے۔ وہ درس کبھی تو خدا تعالےٰ کی طرف سے ابتلاؤں کے رنگ میں اور کبھی انعام کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ اور وہ قوم جسے خدا تعالےٰ ترقی کی انتہائی منازل پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کے رستہ میں الٰہی سنت کے ماتحت روکیں پیدا ہوں۔ اور ان کا ابتلاؤں کے ذریعے امتحان کیا جائے۔ مگر وہ لوگ جو کم حوصلہ ہوتے ہیں۔ وہ

معمولی سا ابتلاء

دیکھ کر شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اس شور کے ذریعہ اپنی ذمہ واریوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اپنی لغزشوں کو چھپانے کے لئے مختلف قسم کے عذرات تراشتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے آپ کو دوسروں سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ

دُور کی نگاہ سے بے پروا

ہو کر قریب کی نگاہ پر شور مچاتے ہیں۔ اور اس جوش کھانے والی ہنڈیا کی مانند جس پر جھاگ آ جاتی ہے۔ اپنے جوش کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ نادان اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد جھاگ بیٹھ جائے گی۔ اور جوش ختم ہو جائے گا:۔

پس ابتلاؤں کے وقت

مومنوں اور غیر مومنوں کے درمیان امتیاز

ہو جاتا ہے۔ مومن ان مشکلات کو دیکھ کر صبر سے کام لیتے ہوئے اپنا قدم آگے کی طرف بڑھاتا ہے اور غیر مومن مشکلات کو دیکھ کر گھبراتا اور شور مچانے لگ جاتا ہے۔ وہ اس طریق کے اختیار کرنے میں اپنی فطرت کی بزدلی کا اقرار نہیں کرتا۔ بلکہ اُسے چھپانے اور مخفی رکھنے کے لئے دلیلیں دیتا ہے دُنیا میں مجرم اپنے جرم کا کبھی اقرار نہیں کرتا۔ الاماشاء اللہ کوئی نیک اور متقی ہو۔ تو وہ اپنے جرم کا اقرار کر لیتا ہے۔ مگر منافق کبھی اپنے جرم کا اقرار نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ

اپنے جرم کو چھپانے کے لئے عذر

پیش کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ قیامت کے دن کفار خدا تعالےٰ کے سامنے کہیں گے ماکنا مشرکین۔ کہ ہم مشرک نہ تھے۔ حالانکہ قیامت وہ دن ہوگا۔ جبکہ تمام اسرار کھل جائیں گے۔ عدالت قائم ہوگی۔ اور آخری فیصلہ کی گھڑی آ جائے گی۔ مگر کفار عالم الغیب خدا کے سامنے اپنے جرم کو چھپانے کے لئے صاف کہدیں گے۔ کہ ہم پر اتہام لگایا گیا ہے۔ ہم نے تو کبھی شرک نہیں کیا۔ تو منافق اپنے جرم کو مخفی رکھنے کے لئے قیامت کے دن بھی عذر پیش کرے گا۔ اور بعض دفعہ تو منافق ایسے رنگ میں عذر پیش کرتا ہے۔ کہ وہ بظاہر معقول نظر آتا ہے۔ اور اسے سُنکر ایک مخلص آدمی کا دل گداز ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے منافقوں کا یہ عذر بیان فرمایا ہے۔ انما نحن مصلحون۔ کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں۔ فساد تو دوسرے لوگ کرتے ہیں:۔

اس زمانہ میں بھی جبکہ سلسلہ احمدیہ ابتدائی حالت میں سے گزر رہا ہے۔ بعض لوگوں کا ایک طبقہ ایسا ہے، جو اپنی

ذمہ واریوں سے بچنے کیلئے عذر

تراشتا رہتا ہے۔ پھر ایک طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو وسعت نظری کے نہ ہونے کی وجہ سے موجودہ زمانہ کو دیکھتے ہوئے اپنے آئندہ پروگرام کو نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی وہ اسے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ حالانکہ ہر سمجھدار انسان قطع نظر اس سے کہ وہ اپنی طاقتوں پر نظر ڈالے۔ اگر وہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور

کرے۔ تو اسے ان الہامات میں سے ہی موجودہ زمانہ اور آئندہ زمانہ کے لئے پروگرام مل جائے گا۔ ان الہامات کو پڑھکر انسان اپنے نفس میں سوچے۔ کہ ان میں خدا تعالےٰ کے جو وعدے نظر آتے ہیں۔ اُن کے لئے مجھے کتنی قربانی کرنی چاہیئے اور میں کہاں تک قربانی کر رہا ہوں۔ آیا میری قربانی ان ارادوں اور

وعدوں کے ساتھ مطابقت

بھی کھاتی ہے۔ یا نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے:۔

پس ہر احمدی ان الہامات کو دیکھے۔ اور اپنے دل میں غور کرے۔ کہ کیا میرا قدم

الٰہی منشاء کے مطابق

آگے بڑھ رہا ہے۔ یا نہیں۔ مگر مجھے محسوس ہوتا ہے۔ کہ ہم میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ابتلاؤں کے وقت گھبرا جاتے ہیں۔ اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارک کی طرح کانپنے لگ جاتے

ہیں۔ جو دریا کی لہروں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے بظاہر کارک جدوجہد کرتا نظر آتا ہے۔ مگر وہ جدوجہد کسی آزادی کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اس وقت بحالت مجبوری کانپتا اور لرزتا ہے۔ کیونکہ کارک کی حرکت اس کے اپنے تابع نہیں ہوتی۔ بلکہ لہروں کے تابع ہوتی ہے۔ ہم میں سے بھی اکثر افراد ایسے ہیں۔ جن کی حرکات اختیاری نہیں۔ بلکہ غیر اختیاری ہیں۔ اور وہ اپنے مقصود کو جو بہت بعید ہے۔ اس چھوٹے بچے کی طرح جو چاند کو دیکھ کر پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس بُعد اور دوری کو سمجھنے کی جستجو ہی نہیں کرتے جو ان کے اور ان کے مقصد کے درمیان حائل ہے۔ اور اگر وہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ تو ان کے لئے تمام وہ باتیں جنہیں وہ ناممکن خیال کرتے ہیں۔ ممکن الحصول بن جائیں۔

موجودہ زمانہ میں ہمارا کام

لوگوں کے قلوب کو بدلنا ہے۔ دنیا کے غلط نظاکول کو بدلنا ہے۔ تعلیم اور تمدن کو بدلنا ہے۔ غرضیکہ دنیا کے سارے رنگوں کو بدل کر نیا رنگ قائم کرنا ہے۔ اور یہ کوشش ہماری اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ ساری دنیا

نئی شکل

اختیار نہ کرے۔

دنیا میں اگر ایک طرف یورپ کا فلسفہ تہذیب اور مغربیت ہے۔ تو دُوسری طرف شرقیت اور اس کی رسوم ہیں۔ اگر ایک طرف مایوسی کا عالم ہے۔ تو دوسری طرف

دنیا کی تمام لذات

حاصل کرنے والے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان یعنی شرقیت اور مغربیت کے درمیان ہماری مثال ایک کارک کی سی ہے۔ جو لہروں کے درمیان کانپتا اور لرزتا ہے۔ آپ لوگوں میں سے اکثر احباب جنہوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہوگا وہ جانتے ہوں گے۔ کہ کارک کو لہریں گھنٹوں اوپر نیچے کرتی رہتی ہیں۔ مگر جب لہریں اٹھنی بند ہو جاتی ہیں۔ تو کارک وہاں کا وہاں ہی ہوتا ہے اس کی تمام جدوجہد سے اُسے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کی تمام سعی لاحاصل ہوتی ہے اور اس تمام جدوجہد اور سعی سے کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی کوشش اور جدوجہد میں بظاہر ترقی کا قدم نظر آتا ہے۔ مگر دراصل وہ سکون ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی وہ حرکت اندرونی نہیں ہوتی۔ بلکہ بیرونی ہوتی ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جو ابتلاؤں کے وقت گھبراہٹ کا اظہار کرتے اور شور مچاتے ہیں۔ ان کی یہ حرکت دنیا میں کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں کرتی۔ اور نہ ہی ان کی یہ حرکت کوئی نیک نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ اس قسم کی حرکت صرف

ایک مجنونانہ فعل

ہوتا ہے۔ جو حرکت دنیا میں تغیر پیدا کرتی۔ اور نیک نتیجہ برآمد کرتی ہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے یقین ہوا کرتا ہے۔ یعنی انسان یہ سمجھے کہ یہ میرا کام ہے۔ اور میں یہ کام کر کے رہونگا جب تک اس

عظیم الشان مقصد

کے لئے جو ہمارے پیش نظر ہے۔ پختہ یقین حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک ہم اپنے کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی کوئی دنیا میں تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔

پس ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کیا ہم میں وہ یقین موجود ہے۔ جو کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہونا چاہیئے۔ اور جس کے نیک نتائج رونما ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

کے متعلق یہ کہہ دینا۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں خود پورا کرے گا۔ یقین نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ

نفس کا ایک بہانہ

ہے۔ اور نفس کا جدوجہد کرنے سے عذر پیش کرنا اور اجتناب کرنا ہے۔ ورنہ یقین کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کے مطابق کوشش بھی کی جائے اور یہ سمجھ کر کوشش کی جائے کہ مجھے کامیاب ہونیکا یقین ہے جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس پر وہ انعامات نازل کرتا ہے۔ جن کا وعدہ اپنے نبی کے ذریعہ اس نے کیا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو اپنے وعدے پورے کرنے ہی ہیں۔ مگر وہ قوم جس میں یقین کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس کے ذریعہ پورے نہیں کرتا۔ بلکہ

بعد میں آنے والی نسلوں کے ذریعہ

پورے کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالےٰ نے جو وعدے کئے تھے۔ صحابہ کرام نے ان کے متعلق یہ نہیں کہہ دیا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ خود انہیں پورا کر دے گا۔ بلکہ انہوں نے اپنے تمام اوقات اور لمحات اس کام کے لئے صرف کر دیئے۔ اور اپنے یقین کو عملی رنگ دے کر جدوجہد شروع کر دی تھی۔ مگر ہم میں سے کتنے ہی یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ جو خدا کے وعدے ہیں وہ خود ان کو پورا کرے گا۔ ہمیں ان کے لئے جدوجہد کی کیا ضرورت ہے۔ دراصل اس قسم کا یقین یقین نہیں کہلاتا۔ بلکہ ایک

مجنونانہ بڑ

ہوتی ہے۔ صرف زبان سے ایک بات ماننا۔ اور اپنے ہاتھوں سے کام نہ کرنا یقین نہیں کہلاتا اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ وعدہ ہے۔ کہ وُہ احمدیت کے ذریعہ تمام وہ عمارتیں جو اسلام کے مقابل پر بنائی گئی ہیں۔ توڑ دے گا۔ اور ہم جب تک اپنی کوششوں سے ان عمارتوں کو توڑ نہ دیں۔ اس وقت تک ہم لوگوں کے دلوں میں

اسلام کی قدر و عظمت

نہیں بٹھلا سکتے۔ مغربیت ایک عمارت ہے۔ جو اسلام کے مقابل پر بنائی گئی۔ مشرقیت جس میں رسوم اور بدعات آگئی ہیں۔ یہ بھی ایک عمارت ہے۔ جو اسلام کے مقابل پر ہے۔ مگر ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو ان کو بے سود سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ عمارت ہمارے ہاتھ میں آجائے۔ مگر اس طرح عمارت کی شکل تبدیل نہیں ہو سکتی۔ میرے ہاتھ میں آجانے کا صرف یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ یہ چیز میری ہو جائے۔ اور میں اس کا مالک کہلاؤں۔ مگر ہمارا مقصد پہلی عمارت کو توڑنا اور اس کی جگہ

اصلی اسلامی عمارت کو قائم کرنا

ہے۔ یعنی پہلا محل توڑ کر گرا دیا جائے۔ اور اس کی جگہ ایک نیا محل کھڑا کر دیا جائے۔ لیکن اگر محل توڑا نہ جائے۔ صرف ایک کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے کے ہاتھ میں چلا جائے۔ تو اس صورت میں عمارت تو وہی رہی۔ فرق اتنا ہوا کہ ایک کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے کے ہاتھ میں آگئی۔ مگر کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے۔ کہ وہ رسوم اور بدعات جو اسلام کی شکل کو چھپائے ہوئے ہیں۔ تم میں آجائیں اور تم بھی انہی برائیوں کے مرتکب ہونے لگ جاؤ۔ جن کے دوسرے مرتکب ہو رہے ہیں۔

ہمارا مقصد

جو اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ وہ ان عمارتوں کی شکلوں کو تبدیل کرنا ہے۔ اور ان کی جگہ پر اسلامی احکام کا عمل جاری کرنا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب ان عمارتوں کو جو اسلام کے مقابل پر ہیں توڑا جائے۔ اور جب تک پہلی چیز توڑی نہ جائے۔ اس کی جگہ دوسری چیز نہیں بن سکتی۔ موجودہ زمانہ کے لحاظ سے جب تک اس کا تمدن توڑا نہ جائے۔ اس وقت تک

اسلامی تمدن

کہاں رائج ہو سکتا ہے۔ اسلامی تمدن کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے موجودہ تمدن کی عمارت کو توڑا جائے۔ اور جب یہ عزم اور یہ روح تم میں پیدا ہو جائے۔ اس وقت نہ تو تمہیں خطبات دینے کی ضرورت ہوگی۔ اور نہ لمبی تقریریں کرنے کی حاجت ہوگی۔ کیونکہ تم میں خود کام کرنے کی ہمت پیدا ہو گئی ہوگی۔ اور جب تک یہ حالت نہ ہو۔ اس وقت تک خطبات اور تقریریں بھی ایسی ہیں۔ جیسے کوئی بھینس کے آگے بین بجائے۔

پس میں اس وقت ان طالب علموں کو جنہوں نے ایڈریس پیش کیا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ

احمدیت کا مقصد

سمجھیں۔ اور یہ سمجھ کر کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ اس کیلئے جدوجہد اور کوشش کریں۔ یاد رکھو جب یہ حالت تم میں پیدا ہو جائے گی۔ اور ایک نظام کے ماتحت جدوجہد شروع کرو گے۔ تو پھر تمہیں ہدایتیں دینے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ تم خود بخود کام کرتے چلے جاؤ گے۔

نپولین کا ایک واقعہ

گڈلک شو فلش میں اعلیٰ مضبوطی میں خاص شہرت رکھتے ہیں ایجنٹ چیف لوٹ ہاؤس انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ جب بھی میں اس کو پڑھتا ہوں۔ میرے دل پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے لکھا ہے۔ کہ نپولین نے اپنی فوج میں سے چند بہادر سپاہیوں کو چن کر اپنا باڈی گارڈ بنایا ہوا تھا۔ واٹرلو کی جنگ میں جب نپولین کی فوج کو شکست ہوئی۔ تو ایک شخص باڈی گارڈ سپاہیوں کے پاس سے گزرا۔ اس نے دیکھا۔ کہ وہ دشمن کی فوج سے جن کے پاس کافی گولہ بارود تھا۔ صرف تلواروں سے لڑ رہے ہیں۔ انہیں مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تم تلواروں سے کیوں لڑتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے پاس گولہ بارود ختم ہو گیا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ جب تمہارا گولہ بارود ختم ہو گیا ہے۔ تو لڑائی کس طرح کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نپولین نے ہمیں

لڑنا ہی سکھایا ہے

میدان سے بھاگنا نہیں سکھایا۔ اور یہ کہکر وہ باڈی گارڈ سپاہی ایک ایک کرکے ڈھیر ہو گئے۔ مگر میدان جنگ سے نہ بھاگے اس طرح نپولین کی شکست فتح سے تو نہ تبدیل ہو سکی۔ لیکن جو روح ان میں پیدا ہو گئی تھی۔ اور جس کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے جانیں دیں۔ اس نے ان کی قوم کو زندہ کر دیا۔ اور وہ آج تک ان مرنے والوں پر فخر کرتی ہے۔

پس ہر وہ قوم جس میں کام کرنے کی ایسی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتی ہے۔ پیچھے ہٹنا نہیں جانتی۔ نپولین انگریزوں کے ہاتھ میں قید ہو گیا۔ اور اسی قید کی حالت میں مر گیا۔ مگر اس کی شہنشاہیت اس کی گرفتاری اور موت کے بعد ختم نہ ہو گئی۔ بلکہ فرانس میں مستحکم ہو گئی۔ اور وہ روح جو نپولین کے سپاہیوں میں موجود تھی۔ کہ ہم کو لڑنا سکھایا گیا ہے میدان جنگ سے بھاگنا نہیں سکھایا گیا۔ اسی نے

فرانس کی شہنشاہیت

کو قائم کر دیا۔ اور اب بھی جب کوئی فرانسیسی ان واقعات کو پڑھتا ہے۔ تو اس کی چھاتی تن جاتی اور فخر سے اپنی گردن اونچی کرکے وہ کہتا ہے میں ان کی اولاد ہوں۔ جن کو لڑنا سکھایا گیا تھا۔ اور جو بھاگنے کے نام سے ناواقف تھے پس جس قوم میں کام کرنے کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ

مر کر بھی زندہ قوم

کہلاتی ہے۔ اس لئے تم لوگوں کو کام کرنے کی روح پیدا کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد نظام کو دیکھا جاتا ہے۔ اگر صرف نظام ہو۔ اور کام کرنے کی روح نہ ہو۔ تو اس سے بھی کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ آج کل مسلمانوں کی کئی انجمنیں بنی ہوئی ہیں۔ مگر ان کو کام کرنے کی چونکہ عادت نہیں۔ اس لئے مسلمان اپنے اس نظام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ کہیں مسلم لیگ قائم ہے۔ کہیں مسلم کانفرنس ہے۔ کہیں انجمن حمایت اسلام ہے۔ مگر ان انجمنوں میں صرف پریذیڈنٹ اور سکرٹری علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں باقی لوگوں کی شکلیں ایک ہی ہوتی ہیں۔ جو شکلیں انجمن حمایتِ اسلام کے جلسہ میں نظر آتی ہیں وہی مسلم لیگ اور مسلم کانفرنس میں نظر آتی ہیں۔ گویا ایک نظام تو ہے۔ مگر اس سے اب تک مسلمانوں نے اس وجہ سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔ کہ ان میں کام کرنے کی روح نہیں پس دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔

کام کرنے والی روح

کی بھی ضرورت ہے۔ اور نظام کی بھی ضرورت ہے۔ اور ان دونوں کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے دماغ اور ہاتھ ہوتے ہیں۔ جب تک دماغ کے ماتحت ہاتھ کام کرنے والا نہ ہو۔ اس وقت تک دماغ کی تدابیر سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح ہاتھ تو ہوں لیکن دماغ نہ ہو۔ تب بھی کام صحیح طریق پر نہیں کیا جا سکتا۔ پس پہلی چیز کام کرنے کی روح ہے نظام کا درجہ اس کے بعد ہوتا ہے۔ اور جس قوم میں یہ دونوں باتیں پیدا ہو جائیں۔ اس کی ترقی لازمی ہوتی ہے۔

کثرت وقلت کا سوال

اس قوم کے لئے جس میں کام کرنے کی روح ہو اور ایک نظام کے ماتحت ہو۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ تاریخ کے مطالعہ سے یہ امر ثابت ہے کہ تھوڑے بہتوں کا سوال کام کرنے والی قوموں کی راہ میں کبھی روک ثابت نہیں ہوا قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے کہ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة ۔ کئی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں۔ جو بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں۔ لیکن علاوہ مذہب کے ہم دنیاوی لحاظ سے بھی دیکھتے ہیں۔ کہ کام کرنے والی چھوٹی جماعتیں بڑی بڑی جماعتوں پر جن میں کام کرنے کی روح نہیں ہوتی۔ غالب آجاتی ہیں۔

پس تم اپنے اندر اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کا

مستحکم ارادہ پیدا کرو

اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ تم نے ہی اس کام کو کرنا ہے۔ اور یہ ہو کر رہے گا۔ کام میں لگ جاؤ۔ تم وہ ایمانی طاقت پیدا کرو۔ کہ اگر دریا سے کہو۔ کہ تھم جاؤ تو وہ تھم جائے۔ اور اگر پہاڑ سے کہو۔ کہ ہٹ جاؤ۔ تو ہٹ جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تم مادی پہاڑ کو کہو۔ تو وہ تمہارے آگے سے ہٹ جائیگا۔ یا ظاہری دریا سے کہو۔ تو وہ تھم جائیگا بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ اگر تم میں حقیقی ایمان ہے تو تم پہاڑوں جیسی مشکلات کو دور کر لو گے اور دریاؤں کو عبور کر جاؤ گے۔ اس وقت میری نصیحت چونکہ بچوں یعنی مدرسہ احمدیہ اور جامعہ کے طلباء کو ہے اس لئے میں ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر اس روح کو پیدا کریں۔ اب باتیں کرنے کا نہیں۔ بلکہ کام کرنے کا وقت آگیا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ یہ نعمت جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں ملی ہے اس کے اپنے آپ کو مستحق ثابت کرو۔ اس کے بعد سارے کام آسان ہو جائیں گے۔ ورنہ دوسرے لوگ آ کر یہ کام کریں گے۔ اور تم ان انعامات سے محروم رکھے جاؤ گے۔ جن کا خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں۔ ان کے لئے بھی جنہوں نے ایڈریس پیش کیا۔ اور ان کے لئے بھی جو اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اور ان کے لئے بھی جو باہر جانے والے اور باہر سے آنے والے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی نصرت ان کے شامل حال ہو اور ان سب کا حافظ و مددگار ہو۔

ترجمان احرار "مجاہد" کی ایک اور غلط بیانی کی تردید

اخبار مجاہد ۱۵ فروری میں بعنوان "قصور میں مرزائیت کا تنزل" محمد عاشق نامی کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ شیخ فیروز الدین بٹ نے احمدیت ترک کر دی ہے۔ مگر یہ بھی منجملہ احرار کی دیگر کذب بیانیوں کے ایک صریح کذب بیانی ہے فیروز دین نے نہ تو کبھی باجماعت نماز احمدیوں کے ساتھ پڑھی۔ نہ کبھی مسجد میں آیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر وہ اس لئے قادیان گیا کہ کوئی ملازمت حاصل کر سکے۔ لیکن چونکہ اس کی یہ غرض پوری نہ ہوئی اور اس کے تعلقات پہلے ہی احرار کے ساتھ تھے۔ اس لئے اس نے احمدیت سے ارتداد کا اعلان کر دیا خاکسار مرزا سلطان احمد از قصور

ریویو

سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب مختار ایڈیٹر رسالہ طب جدید لاہور کی تصنیف کتاب ذوق شباب کا کیا نسخے اکثر مقامات سے مطالعہ کیا۔ میری رائے میں یہ کتاب شادی شدہ اصحاب کے لئے ایک عمدہ رہنما ہے۔ مردانہ و زنانہ امراض کی مفصل تشریح کے بعد علاج کے نسخے جات بھی درج ہیں۔ ناظرین الفضل اس کو خرید کر فائدہ

اسلامی بھائیوں کی دوکان (رجسٹرڈ) کشمیری بازار لاہور کا جنت آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔

سپورٹ کشمیری بازار سے ہر قسم کی ترکی ٹوپیاں و کلاہ و بال دار ٹوپیاں بارعایت مل سکتی ہیں — فتح الدین برادرس کشمیری بازار لاہور

بائیسکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑی نہایت ہی ارزاں نرخوں پر اچھوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور خرید فرمائیں۔ مرمت بائیسکل ورنگ ذیکل ہماری دوکان پر اعلےٰ قسم ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر صنعتی سکول کے افتتاح کے موقعہ پر

کسی پیشہ کو ذلیل نہ سمجھا جائے۔ اور ہر پیشہ سیکھنے کی کوشش کی جائے۔

۲ مارچ ساڑھے آٹھ بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے صنعتی سکول واقع محلہ دار البرکات کا افتتاح کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر فرمائی

تشہد۔ تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج آپ لوگوں کو یہاں آنے کی اس لئے تکلیف دی گئی ہے۔ کہ میرا منشا ہے۔ آج ہم دعا کرکے اس

صنعتی سکول کا افتتاح

کریں۔ جس کا اعلان میں پہلے کر چکا ہوں دنیا میں تعلیم اور صنعت وحرفت علیحدہ علیحدہ تنگ دائروں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔ ورنہ بڑے بڑے دائرے تو صرف دو ہی ہیں۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علم دو ہیں۔ علم الادیان اور علم الابدان۔ یعنی ایک علم وہ ہے۔ جو دین کو نفع دیتا ہے۔ اور دوسرا علم وہ ہے۔ جو جسم کو نفع دیتا ہے۔ لوگوں نے اس علم کے معنی طب کے بھی کئے ہیں بیشک طب بھی اس سے مراد ہو سکتی ہے لیکن اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہر وہ علم جس کا مادیت کے ساتھ تعلق ہو۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت

علم کی تعریف

یہ فرمائی ہے۔ کہ جو روح یا جسم کو فائدہ دے۔ جو علم روح یا جسم کے لئے فائدہ مند نہیں۔ وہ علم نہیں کھیل ہے اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

وہ علم جو روح کو نفع دے

وہ تو اس وقت دین اسلام ہی ہے۔ کیونکہ باقی دین اس قابل نہیں۔ کہ وہ روح کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں۔ روحانی لحاظ سے صحیح طور پر اور ہر ضرورت کے موقعہ پر نفع دینے والی چیز صرف اسلام ہے۔ باقی رہا

علم الابدان

اس علم کا تعلق مختلف پیشوں سے ہے۔ پیشے تو لاکھوں ہیں۔ لیکن وہ چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس لئے

بڑے بڑے پیشے

چند ہی ہیں۔ مثلاً ایک پیشہ وہ ہے۔ جس سے انسان کی زندگی کا بڑا تعلق ہے۔ اور وہ زراعت ہے۔ زراعت کے ذریعہ غلہ وغیرہ اور ایسی چیزیں پیدا کی جاتی ہیں۔ جن پر انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اس کے بعد دوسری چیز جسم کو ڈھانکنے کا سوال ہے۔ اس کے لئے کپڑا بننے والے کی ضرورت ہے۔ جس کو ہم جلاہا کہتے ہیں۔ پھر پہننے کے لئے مختلف چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کپڑے کے علاوہ جرابیں۔ سویٹر وغیرہ یہ سب چیزیں اسی پیشہ کے اندر آجاتی ہیں۔ اور وہ سب اشیاء جن کا کپڑے کے ساتھ تعلق ہوگا سب کی سب اس پیشہ سے متعلق ہونگی۔ تیسرا پیشہ معماری ہے۔ کیونکہ عناصر میں جو طوفان پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان مکان بنائے۔ یا ایک دوسرے کے ضرر سے بچنے کے لئے مثلاً چور یا حملہ آور سے محفوظ رہنے کے لئے مکان ضروری ہے۔ پس تیسری چیز معماری ہے۔ چوتھا پیشہ جو اصولی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ لوہاری کا کام ہے۔ بہت ساری چیزیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی انسان کو ضرورت پیش آتی ہے۔ یا خود انسان کو

ایک جگہ سے دوسری جگہ

جانے کی حاجت ہوتی ہے۔ اس کے لئے مثلاً گاڑیاں۔ موٹریں۔ سائیکل یا ریل گاڑیاں کام میں لائی جاتی ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے اور انسانی کاموں میں

سہولت پیدا کرنے کے لئے

یہ دو پیشے ہیں۔ ایک لوہار کا کام۔ دوسرا ترکھان کا کام۔ یہ زراعت میں مفید ہونے کے علاوہ باقی بہت سے کاموں کے لئے بھی نہائت ضروری ہیں۔ اور انسان کے عام مشاغل کو بھی سہل بناتے ہیں۔ پھر علم الابدان میں وہ چیز بھی آجاتی ہے۔ جس کو لوگوں نے مقدم رکھا ہے۔ یعنی علم کیمیا اور علم طب

علم طب بھی انسانی علاج کو سہل کر دینے والی چیز ہے

تو گویا زراعت۔ معماری۔ لوہاری۔ نجاری علم کیمیا۔ علم طب۔ اور علم طب دراصل ایک لحاظ سے علم کیمیا ہی کی ایک شاخ ہے۔ اور کپڑا بننے کا کام۔ یہ سات پیشے ہوئے باقی تمام پیشے انہی کے اندر آجاتے ہیں۔ مثلاً دوسرے کام پینٹنگ وغیرہ۔ معماری کی بھی ایک شاخ ہے۔ اور علم کیمیا کی بھی

چمڑے کا کام

اس کے علاوہ ہے۔ تو اسے ملا کر گویا آٹھ پیشے ہوئے۔ ان آٹھ پیشوں کو جو قوم جان لیتی ہے

دنیا بھر میں بیل کی بہترین
مشین سویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)
ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینیرز بٹالہ پنجاب

ماڈرن ہومیوپیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
تھانہ گوالمنڈی لاہور پنجاب
ہومیوپیتھی کی علمی وعملی تعلیم کی بہترین انتظام ہے۔ اور عملی تجربہ کے لئے لیبارٹری وخیراتی ہسپتال کا بھی خاص انتظام ہے۔ پراسپکٹس ازاں اے۔ ایم اروڑہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پرنسپل طلب کریں:

پنجاب کی سب سے مشہور اور پرانی دوکان میں انگریز کٹر کی زیر نگرانی گاہک کے حسب منشاء اور تسلی بخش سوٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا سوٹنگ موجود ہے پھر طرفہ یہ کہ قیمت انار کلی سے سستی
مالکان

Digitized by Khilafat Library Rabwah
270

وُہ اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کی محتاج نہیں رہتی۔ بشرطیکہ وُہ ان پیشوں کو اس رنگ میں جانتی ہو۔ جیسا کہ جاننے کا حق ہے۔ یہ نہیں کہ ایک کام سیکھ کر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ بس اب کام ختم ہو گیا۔ اور اب اس میں ترقی کرنے کی ضرورت نہیں ؛

ڈنگر زنی کا علم یعنی حیوانوں اور جانوروں وغیرہ کا پالنا۔ اور ان کا علاج بھی علم الابدان ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ علم اور نرسنگ وغیرہ کا علم طب کے نیچے آجائیں گے۔ پس جتنے بھی علوم ہیں۔ وُہ سب انہی

آٹھ پیشوں کے اندر محصُور

ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے بعض یا تو زراعت سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ یا چمڑے کے کام سے تعلق رکھتے ہونگے۔ یا معماری کے کام سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ یا نجاری کے کام سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ ان چیزوں سے باہر اور شاید ہی کوئی چیز ہو۔ اگر یہ چیزیں کوئی قوم مضبوطی سے حاصل کرے۔ تو وُہ دوسری قوموں سے آزاد ہو جاتی ہے۔ ان کا ممد پیشہ تجارت ہے۔ مگر وُہ تابع پیشہ ہے حقیقی پیشہ نہیں۔ اور اپنی ذات میں وہ کوئی الگ نہیں۔ کیونکہ وُہ انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کو ہی لوگوں تک پہونچاتا ہے۔ لیکن دولت کے لحاظ سے وُہ پیشہ ان سے کم نہیں۔ ان سے زیادہ ہی اہمیت رکھتا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ مالی لحاظ سے اس کو ان پیشوں پر فوقیت حاصل ہے۔ سوائے اس کے کہ پیشہ ور اپنے ساتھ تجارت کو بھی شامل کر لیں۔ جب تجارت ساتھ شامل ہو جائے تو کام بہت وسیع ہو جاتا ہے ؛

میں نے تحریک جدید کے اس پہلو پر غور کرتے ہوئے یہ معلوم کیا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں کن پیشوں کی کمی ہے۔ اور کون کونسے پیشے ایسے ہیں۔ جنہیں انفرادی یا جماعتی طور پر ہمیں لوگوں کو سکھانے کی ضرورت ہے

زراعت کے متعلق

میں نے دیکھا ہے۔ کہ ہماری جماعت میں کافی لوگ ایسے ہیں۔ جو زراعت کا کام کرتے ہیں۔

تجارت کے متعلق

میں نے غور کیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ اگرچہ اس کی ہماری جماعت میں کمی ہے۔ لیکن چونکہ ہم ابھی اس کام میں فوری ہاتھ ڈالنے کے قابل نہیں تھے۔ اس لئے میں نے چند مبلغوں کو تیار کیا۔ کہ وُہ بعض ایسی نئی تجارتی چیزیں دریافت کریں۔ جنہیں ہم ہاتھ میں لے کر ان کی تجارت کر سکتے ہیں۔ جو تجارتیں پہلے قائم شدہ ہیں۔ ان میں ہمارا داخل ہونا۔ اور کروڑوں روپیہ کے سرمایہ کی تجارتوں کے مقابل ہمارا کھڑا ہونا ناممکن ہے اس لئے میں نے یہ تجویز کی۔ کہ نئی تجارتی اشیاء دریافت کی جائیں۔ اسی ضمن میں میں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ تجارتوں میں جو واسطے پائے جاتے ہیں۔ ان کو اڑانے کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے بعض دوست

واسطوں کا مطلب

نہ سمجھیں۔ اس لئے میں اس کی تشریح کر دیتا ہوں۔ واسطے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اصل خریدار تک پہونچنے کے لئے ایک چیز کئی ایک ہاتھوں میں سے گزر کر آتی ہے۔ مثلاً ایک چیز انگلستان میں پیدا ہوتی ہے۔ اور فرض کرو۔ کہ وُہ چین میں جا کر بکتی ہے۔ تو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ اسے پہلے ایک ملک نے خریدا۔ اس سے پھر دُوسرے نے اور پھر تیسرے اور چوتھے نے۔ یہاں تک کہ وُہ چیز کئی ملکوں میں سے ہوتی ہوئی چین تک جا پہونچی جنگ کے دنوں میں اس راز کا انکشاف ہوا تھا۔ کہ وُہ دوائیاں جو یہاں آکر بکتی تھیں۔ وُہ دراصل جرمنی میں بنائی جاتی تھیں۔ اور ان پر صرف انگریزی ٹھپہ لگتا تھا۔ اور ہندوستان میں لوگ انہیں صرف انگریزی دوا کر کے خریدتے تھے۔ ہندوستانیوں کو اس بات کا علم نہ تھا۔ انگریز انہیں جرمنی سے خرید کر ہندوستانیوں سے ان کی بڑی بڑی قیمتیں لیتے تھے۔ اور بہت کم لوگ اس راز سے آگاہ تھے۔ باقی سارے لوگ ناواقف تھے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو دوائیاں نایاب ہو گئیں۔ اور لوگ اس بات سے حیران تھے۔ لیکن پھر یہ راز کھُلا۔ کہ جرمنی کی دوائیاں۔ انگلستان میں سے ہوتی ہوئی ہندوستان آتی تھیں ؛

پس واسطے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک ملک کی اشیاء اور ملکوں میں سے گزر کر اصلی حاجتمند کے پاس پہونچتی ہیں۔ اس کے متعلق یہ پتہ لگایا جائے۔ کہ کس ملک کی کونسی چیز کس کس ملک سے ہو کر آتی ہے۔ یہ معلوم کرنے کے بعد جو چیز مثلاً جرمنی میں بنتی ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی شخص جرمنی جا کر کہے۔ کہ تم اپنی فلاں چیز براہ راست ہمیں بھیجو۔ اور اس طرح کہ

ایک دوکان

کھول لی جائے۔ تو براہ راست تعلق قائم ہونے کی وجہ سے بیچ کا نفع۔ جو دوسرے لوگ اٹھا رہے ہوں گے۔ وُہ نہیں اٹھائینگے اور اس طرح وُہ چیز سستی مل سکے گی۔ اور نفع اپنے ہاتھوں میں رہیگا۔

میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض دفعہ سات سات اور آٹھ آٹھ واسطے درمیان میں پڑ جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیوں کوئی چیز سات یا آٹھ ہاتھوں میں سے گزر کر آئے۔ جتنے واسطے اڑائے جا سکیں۔ اتنی ہی کم قیمت دینی پڑے گی ؛

زندگی کی حقیقی لذتیں جوانمردی خوبصورتی اور جسمانی طاقت میں ہیں

بدن سُدھار

اس کی پہلی خوراک سے وزن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس کی آخری خوراک جسم انسان کے تمام امراض وعوارض کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ مولد خون۔ قلب کو تفریح اور اعصاب کو مضبوط کر کے تقویت دماغ کا باعث بنتی ہے۔ سیروں دودھ گھی ہضم ہو کر جزو بدن بنتا ہے۔ لطف یہ کہ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ قیمت خوراک ایک ماہ تین روپے۔ نصف بکس ایک روپیہ آٹھ آنے ؛

ملنے کا پتہ:- دواخانہ پیغام حیات بازار ککے زئیاں اندرون موچی دروازہ لاہور

تندرستی طاقت وقوت مردمی بخشنے والی اکسیر دوا

ویریہ کرن گولیاں رجسٹرڈ

تمام مردانہ کمزوریوں کو ہٹا کر طاقت مردمی سے بھرپور کرنیوالی

بے نظیر دوا ہے۔ بدن میں خون وجوہر مردمی کو کمال درجہ بڑھاتی ہیں۔ دل و دماغ وجسم میں نئی طاقت بخشتی ہیں۔ جریان وغیرہ شکایتوں اور کم طاقتی کو ہٹا کر اصلی قوت مردانگی پیدا کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ وُہ لوگ بھی جو بے سمجھی کی غلط کاریوں سے اپنی طاقت مردمی کو نہایت کمزور یا بالکل ضائع کر چکے ہوں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دوبارہ پوری قوت مردمی ولطف جوانی حاصل کر سکتے ہیں ؛

قیمت فی شیشی ایک سو گولیاں تین روپے۔ نمونہ کی شیشی ۲۵ گولیاں ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

راج ویدیہ حکیم چند وید بھوشن مالک امرت کاشالہ وشدھالیہ بازار امرتسر

آپ ہمیشہ رحمٰن برادرز احمدی جنرل مرچنٹ اینڈ سٹیشنرز اندرون دہلی گیٹ لاہور سے ٹاٹا زہری رکس کی جرابیں اور دیگر تمام اشیاء خریدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا۔ کہ وہ چیز براہ راست ہمیں پہونچے گی۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اس پر کم خرچ آئے گا۔ اور درمیان کے اڑ جانے سے ہم تھوڑے سرمایہ سے بڑے بڑے سرمایہ داروں کا مقابلہ کرسکیں گے مگر یہ تجارت قادیان میں نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہاں کوئی منڈی نہیں ہے۔ یہ کلکتہ دہلی یا دوسرے بڑے شہروں میں قائم ہوسکتی ہے۔ باقی پیشوں میں سے جو انسان کی ضروریات مہیا کرتے ہیں۔

کپڑا بننے کا کام

بہت بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے۔ اور یہ شروع سے ہی لاکھوں روپیہ والے لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔ اس لئے فوراً اس میں ہاتھ نہیں ڈالا جاسکتا۔ اس کے لئے ہمارے پاس ایک nucleus یعنی بیج ہے۔ اور وہ ہوزری کا ہے۔ فی الحال جرابیں وغیرہ بنانے کا کام جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہم آہستہ آہستہ دوسرے کپڑے بنانے کا کام بھی شروع کردینگے کپڑے کے لئے کھڈیاں وغیرہ بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن ابھی تک کھڈیاں اتنی مفید ثابت نہیں ہوئیں۔ ایک دو دفعہ لدھیانہ سے مشینیں منگا کر دیکھی ہیں۔ لیکن ان کے ذریعہ جو کام کیا گیا۔ وہ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوا اگر آئندہ مفید ثابت ہو۔ تو وہ کام بھی انشاء اللہ شروع کردیا جائے گا۔ اب رہ گیا

طب کا علم

طب کے متعلق باقاعدہ طور پر کام شروع نہیں کیا گیا۔ لیکن مبلغ جو باہر جاتے ہیں۔ انہیں طب پڑھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالٰے نے توفیق دی۔ تو ایک الگ طبی سکول جاری کردیا جائے گا۔ یا مدرسہ احمدیہ کی ایک شاخ کھول دی جائے گی۔ اور یہ کام خصوصاً اس لئے شروع کیا جائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس سے تعلق تھا۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تو ایک بلند پایہ طبیب بھی تھے۔ غرض طب سلسلہ احمدیہ سے خاص تعلق رکھتی ہے بچپن میں عموماً میری صحت خراب رہتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تم قرآن شریف اور بخاری کا ترجمہ اور طب پڑھ لو۔ چنانچہ میں نے طب کی تین چار کتابیں پڑھیں بھی۔ تو طب کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ اسے جاری کیا جائے۔ فی الحال مبلغین کو طب پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

اب پانچ پیشے رہ جاتے ہیں۔ کیمیا۔ چمڑے کا کام۔ لکڑی کا کام۔ لوہاری اور معماری

معماری کے کام

میں فی الحال میں نے دخل دینا ضروری نہیں سمجھا۔ کیونکہ معماری کے کام کے لئے خاص انتظام کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ لوگ اپنے اپنے طور پر اسے سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن اگر موقعہ ملا۔ تو ہم اسے بھی نظر انداز نہیں کریں گے۔

باقی رہ گئے چار کام لوہاری۔ نجاری۔ چمڑے کا کام اور علم کیمیا۔ یہ سکول جس کے افتتاح کے لئے آج ہم جمع ہوئے ہیں۔ اس میں تین کام شروع کئے جائیں گے۔ ابھی صرف دو جماعتیں کھولنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

لوہاری اور نجاری

چمڑے کے کام کی سکیم ابھی زیر غور ہے کیمیا کے کام مثلاً ادویہ سازی کے متعلق بھی میں مشورہ کر رہا ہوں۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ اس کام کو بھی شروع کردیا جائے۔ اس کام کی ایک قسم تو شروع کی ہوئی ہے۔ اور وہ گلاس فیکٹری ہے۔ لیکن وہ ایک خاص شکل میں محدود ہے۔ کیمیا سازی میں پینٹ، پالش وغیرہ سب چیزیں آجاتی ہیں۔ میں اس کے متعلق ماہرفن لوگوں سے مشورہ کر رہا ہوں۔ اگر اللہ تعالٰے نے توفیق دی۔ تو اس میں بھی ہاتھ ڈالا جائے گا۔ باقی تین کام جو ہم شروع کرنے والے ہیں۔ اور ان کے ساتھ کپڑا بننے کا کام بھی لگا دیا جائے۔ تو چار ہو جاتے ہیں۔ نہایت ضروری ہیں۔ مگر بدقسمتی سے یہ کام ہندوستان میں ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ جب کسی ملک کے زوال کے دن آتے ہیں۔ تو لوگوں کی ذہنیتیں بھی بدل جاتی ہیں۔ اگر کسی سے کہہ دیا جائے۔ کہ یہ موچی ہے۔ تو لوگ سمجھیں گے۔ کہ وہ ذلیل کام کرنے والا ہے۔ اور وہ خود بھی اس پیشے کو ذلیل سمجھیگا۔ اور اسے چھوڑ دینے کی خواہش کرے گا۔ لوہار اور ترکھان کے پیشے کو بھی ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ گو وہ موچی کے پیشے کی طرح بدنام نہیں۔ اور گو لوگ انہیں اتنا حقیر نہ سمجھتے ہوں۔ مگر وہ کبھی پسند نہ کریں گے۔ کہ ہمارے بچے

لوہار یا ترکھان

بنیں۔ یا وہ جلاہے کا کام سیکھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان پیشوں کی آمدنیاں محدود ہوگئی ہیں۔ جب کسی پیشہ میں نفع کم ہو جائے۔ تو قدرتی طور پر اس کی قدر بھی کم ہو جاتی ہے۔ مثلاً تمہیں ہندوستان میں ایسے طبیب بھی ملیں گے۔ جن کی ماہوار آمدنی پانچ چھ روپیہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ لیکن ایسے طبیب بھی ملیں گے۔ جن کی آمدنی پانچ چھ ہزار روپیہ ماہوار ہوگی۔ اگر سارے طبیب پانچ یا چھ روپیہ آمدنی کے ہوں تو طب کی بھی بہت کم قدر ہو جائے۔ چونکہ لوہارے اور ترکھانے کی آمدنی بھی کم اور محدود رہ گئی ہے۔ اس لئے لوگوں نے ان پیشوں کو ذلیل سمجھنا شروع کردیا ہے۔ تجارت میں چونکہ آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی قدر زیادہ کی جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم بھی ان تمام پیشوں کو اسی طریق پر چلاتے۔ جس طریق پر انہیں یورپ میں چلایا جاتا ہے۔ تو یہاں بھی ان کی ویسی ہی قدر کی جاتی۔ جیسی کہ وہاں کی جاتی ہے اب دیکھ لو

تمام کپڑا یورپ سے آتا ہے

رشتہ درکار ہے

ایک معزز اور شریف ارائیں خاندان کی نوجوان اور کنواری لڑکی کے لئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکی خدا کے فضل سے نہایت ہی شریف سلیقہ شعار اور امور خانہ داری سے بہمہ وجوہ واقف اردو انگریزی خواندہ ہے۔ لڑکا مخلص احمدی برسر روزگار اور شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ زمیندار قوم کو ترجیح دی جائے گی۔ خط وکتابت معرفت

چودھری عطا محمد صاحب
پنچائت آفیسر ہوشیارپور

اولاد کے خواہشمند اصحاب

اگر آپ علاج کراتے کراتے مایوس ہو چکے ہوں۔ تو فوراً رسالہ "حیات جاوید" مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ مخصوص مردانہ امراض کی مفصل ماہیت مکمل علاج اور مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ نیز ہندوستان کے ممتاز ترین رسالہ "الحکیم" کا نمونہ بھی مفت۔

منیجر چشمہ صحت الحکیم
موچی دروازہ - لاہور

میری پیاری بہنو!

میں تمہاری ہمدردی کے پیش نظر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو مرض سیلان الرحم یا لیکوریا ہے (جس میں سفید لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔) اور اس وجہ سے چہرہ زرد سر میں چکر۔ کمر درد۔ بدن ٹوٹتا رہتا ہے۔ تو اپنی صحت کی حفاظت کے لئے عام دوائیں استعمال نہ کرو۔ میرے پاس اس مرض کی ایک خاص مجرب دوا ہے۔ جس کے استعمال سے بہت سی بہنیں صحت یاب ہو چکی ہیں۔ چونکہ میں نے اس دوا کو بہت ہی مفید پایا ہے۔ اس لئے آپ کے فائدہ کے لئے اشتہار دیا ہے۔ اور اس کی قیمت صرف دو روپیہ مقرر کی ہے۔ جو صرف اس کی لاگت ہے۔ جس بہن کو ضرورت ہو۔ مجھ سے منگا کر اس موذی مرض سے نجات حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ: نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

ڈاکٹر لاہور (مفت) جس میں ہومیوپیتھک علاج کے متعلق پوری واقفیت درج ہے۔ نمونہ کارڈ آنے پر سب کو مفت پتہ: دفتر رسالہ ڈاکٹر لاہور بیرون اکبری دروازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو یا تو لنکا شائر میں بنتا ہے یا بلجیم میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر سال ساٹھ کروڑ روپے کا کپڑا باہر سے ہندوستان میں آتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ سب کام جلاہے کرتے ہیں۔ چاہے کسی قسم کا کپڑا بنا جائے۔ گرم کپڑا ہو۔ یا چھینٹ ہو یا کھدر۔ یہ کام جلاہے کا کام ہی کہلا ئیگا صرف کھدر بننے کا کام کسی کو جلاہا نہیں بناتا بلکہ کپڑا بننے کا کام جلاہا بناتا ہے۔ پھر لوہار کے تمام کاموں کی اشیا یورپ سے آتی ہیں مثلاً ریل گاڑی کا سامان۔ کپڑے سینے کی مشینیں آٹا پیسنے کی مشینیں۔ روئی اور بنولے کی مشینیں۔ موٹر۔ بائیسکل۔ مختلف پرزے۔ سب یورپ سے آرہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آہستہ آہستہ یورپ والوں نے سرمایہ داری کے ذریعہ سارا کام اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اور اب تو یہ حالت ہے کہ جب ہمارا کپڑا پھٹ جائے اور اسے سینے کی ضرورت ہو۔ تو ہمیں۔

سوئی کیلئے بھی یورپ کا دست نگر

ہونا پڑتا ہے۔ بچپن میں مجھے یاد ہے کہ ہندوستان کی بنی ہوئی سوئیاں جو کچی سوئیاں کہلاتی تھیں استعمال کی جاتی تھیں۔ مگر اب وہ کہیں نظر نہیں آتیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جن چیزوں کے متعلق یورپ والوں نے دیکھا۔ کہ ہندوستان میں استعمال ہوتی ہیں۔ انہوں نے وہ چیزیں مشین کے ذریعہ بنانی شروع کر دیں۔ اب تو مشینوں نے کھدر بھی بنا دیا ہے اور وہ کھدر کریب کہلاتا ہے۔ یورپ والوں نے کہا اگر ہندوستانی کھدر پہننے کے لئے ہی تیار ہیں

تو ہم مشینوں سے کھدر بھی تیار کر دینگے۔ پھر نجاری کا کام ہے۔ اس میں بھی اعلیٰ فن کے کام ولایت سے ہی آتے ہیں۔ بڑے بڑے گھروں میں دیکھ لو۔ کرسیاں اور کوچیں یورپ کی بنی ہوئی استعمال کی جاتی ہیں۔ اور بعض کوچوں کی قیمت کئی کئی سو تک ہوتی ہے۔ اسی طرح عمارتی کاموں میں بھی بعض ٹکڑے بنے بنائے ولایت سے آتے ہیں مگر یہ پیشہ پھر بھی ایک حد تک محفوظ رہا ہے۔ باقی رہا

چمڑے کا کام

اس کا بیشتر حصہ ولایت چلا گیا تھا۔ مگر اب واپس لوٹ رہا ہے۔ پہلے تمام چیزیں چمڑے کی ولایت سے بن کر آتی تھیں مگر اب ہندوستان کے بعض شہروں مثلاً کانپور وغیرہ میں چمڑے کی بہت اشیا تیار کی جاتی ہیں۔ تاہم چمڑے کی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو یورپ سے تیار ہو کر ہندوستان آتی ہیں۔ اور یورپ والے ان کے ذریعہ روپیہ کما رہے ہیں۔ یورپ میں جوتیاں بنانے والے ہمارے یہاں کے موچیوں کی طرح نہیں سمجھے جاتے۔ بلکہ ان کی وہی قدر و منزلت ہوتی ہے جو وہاں بڑے بڑے لارڈوں کی ہوتی ہے بلکہ وہاں تو ایسے لوہار نجار یا بوٹ میکر ہیں۔ جو لارڈ ہیں اور ان کی بہت عزت کی جاتی ہے۔ ان میں سے جب کوئی ہندوستان آتا ہے۔ تو وائسرائے کا مہمان ہوتا ہے۔ اور راجے نواب بھی اس کے آگے پیچھے پھرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی آمدنیوں کو محدود نہیں رکھا۔ بلکہ انہیں غیر محدود بنا لیا ہے۔ اور ان کے پیشے اپنی

غیر محدود آمدنیوں اور وسیع پیمانے پر ہونے کی وجہ سے معزز تصور ہو رہے ہیں۔ مگر ہندوستان میں وہی پیشے قلیل آمدنیوں کی وجہ سے ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں ایک اور عجیب رواج بھی ہے۔ اور در اصل ہندوستانیوں کو اسی کی سزا مل رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایک پیشہ ور انسان اپنے پیشہ کو ذاتی جائداد تصور کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ صرف اپنے بیٹے کو وہ پیشہ سکھا دے۔ کسی دوسرے کو دکھانا پسند نہیں کرتا۔ اسلام نے اسے قطعاً پسند نہیں کیا۔ کہ کوئی شخص کسی کام کو

اپنی ذاتی جائداد

بنا کر بیٹھ جائے۔ یورپ میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی خاندان سارے کا سارا بوٹ بنانے والا نہیں ہوگا۔ اگر باپ بوٹ میکر ہوگا۔ تو بیٹا کیمیا کے علم کا ماہر ہوگا۔ پوتے کپڑا بنانے کا کام کرتے ہونگے اور پڑپوتے کسی فرم میں حصہ دار ہونگے۔ غرض ایک ہی کام نہیں ہوگا۔ جس میں وہ سارے کے سارے لگے ہوتے ہونگے۔ مگر ہمارے ملک نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ پیشے ذاتی جائداد ہوتے ہیں اور وہ اپنے خاندان تک ہی محدود رہنے چاہئیں کسی اور کو نہیں سکھانے چاہئیں۔ اس کے دو بہت بڑے نقصان ہیں۔ ایک انفرادی اور دوسرا قومی قومی نقصان تو یہ ہے۔ کہ اگر بیٹا باپ جیسا لائق نہ ہو۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ فن گر جائیگا۔ اور اس طرح قوم کو نقصان پہنچیگا۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے

کو جب وہ کام ورثہ میں ملیگا۔ تو ان کے نام کے ساتھ ایک اور چیز جسے پنجابی میں اَل کہتے ہیں لگ جائیگی۔ اور وہ اس کی قومیت بن جائے گی حالانکہ اگر آزادانہ پیشہ اختیار کرنے کا طریق رائج ہو۔ تو بالکل ممکن تھا۔ کہ ایک درزی کا کام کرنے والے کا بیٹا اچھا لوہار۔ یا اچھا نجار یا اعلیٰ معمار بن سکتا۔ پس اس طریق کا انفرادی طور پر بھی نقصان ہوا اور قومی طور پر بھی۔ یورپ میں لوگوں نے اپنے آپ کو ان نقصانات سے بچا لیا ہے۔ نہ ان کے نام کے ساتھ کوئی اَل لگی اور نہ ان کے پیشے ہی محدود ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک ہی کام پر جمے رہنا پسند نہیں کیا۔ بلکہ کام تبدیل کرتے گئے۔ اور انسانی فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ تبدیلی چاہتی ہے۔ مرد کم تبدیلی کا خواہاں ہوتا ہے۔ مگر عورت زیادہ تبدیلی چاہتی ہے۔ گھروں میں دیکھ لو جب کبھی عورتیں صفائی کرتی ہیں۔ تو چیزوں کو ادھر سے ادھر رکھ کر نقشہ بدل دیتی ہیں۔ اور بالکل بلا وجہ ایسا کرتی ہیں۔ پہلے اگر چارپائی مشرقی دیوار کے ساتھ ہوگی۔ تو پھر مغربی دیوار کے ساتھ کر دی جائے گی۔ کبھی جنوبی دیوار کے ساتھ لگا دی جائے گی۔ اور کبھی پھر مشرقی دیوار کے ساتھ رکھ دی جائے گی۔ یہ صرف نظارے کی تبدیلی ہوتی ہے۔ بہر حال

تبدیلی ترقی کے لئے ضروری چیز ہے

گو تبدیلی میں تنزل کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ مگر اس میں ترقی بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ ایک حالت میں رہنا پسند نہیں کرتا

علاج مفت اور دوا بھی مفت

ہندوستان کے کروڑوں نوجوانوں اور بوڑھوں کو کمزوری اور اس سے متعلقہ عوارض میں مبتلا دیکھ کر ہم نے مفت علاج کرنے اور دوا بھی مفت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ طاقت کی گولیوں اور بیرونی استعمال وغیرہ دونوں کی قیمت آٹھ روپے ہے۔ جو بعد صحت لی جائے گی۔ آپ ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر شرائط نامہ طلب کیجئے۔ اب بھی کوئی نامرد یا کمزور رہے تو اس کا اپنا قصور ہے۔ دواخانہ قائم شدہ ۱۹۱۶ء

منیجر ایچ اینڈ یو فارمیسی ۵۳ بیڈن روڈ لاہور

گنوریا اور سفلس کو جڑ و بنیاد سے اکھاڑ سکتا ہوں

جس کو اعتبار نہ ہو۔ وہ میرے پاس تشریف لے آئے خوراک رہائش کا بندوبست تا حصول صحت میرے ذمہ ہوگا اگر کسی وجہ سے فائدہ نہ ہو۔ تو کرایہ آمد و رفت بھی گرہ خود سے ادا کرونگا۔ میری ادویا کے استعمال سے یہ موذی امراض جڑ و بنیاد سے دور ہو جاتے ہیں اور دوبارہ ہرگز نمودار نہیں ہوتے کھانے پینے اور نہانے کا بھی کوئی پرہیز نہیں نہ دست ہوتے ہیں نہ اور نہ منہ آتا ہے۔ غرضیکہ کسی طرح کی تکلیف نہیں ہوتی جو اصحاب خود آنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں بذریعہ وی پی طلب کریں۔ آتشک کی دوا ویزل کیور فی کورس عنے روپیہ اور سوزاک کی دوا گلیٹو فی کورس سات روپیہ۔ گلیٹو کا نمونہ ۲ اور طاقت کی مشہور دوا انلادین رجسٹرڈ کا نمونہ ۸ کو اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کریں یا براہ راست منگاؤ۔ خرچ پارسل علاوہ۔ علاوہ ازیں ہر مرض کی دوا کی فہرست مفت مل سکتی ہے

ایجنٹ

ڈاکٹر ایل ڈی ورمن ویزل اکسپرٹ لوہاری گیٹ لاہور بیلی رام اینڈ برادرس انار کلی لاہور

فوری ضرورت

ایک ایسے تجربہ کار کلرک کی (جو دفتر سنڈیکیٹ اراضیات سندھ میں کام کرے گا) فوری ضرورت ہے۔ علاوہ دفتری کام کے اکونٹس اچھی طرح جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

سیکرٹری سنڈیکیٹ اراضیات (سندھ) قادیان

نظیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور

ریٹ کی نئی اور پرانی مشینوں اور ان کے تمام پرزہ جات کی خرید و فروخت کے لئے مشہور ہے۔ پرانی مشینوں کی مرمت بھی اعلیٰ پیمانہ پر کی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ تغیر چاہتا ہے۔ اور کام کی تبدیلی کے ساتھ بھی بہت سے خاندان بڑھتے اور گھٹتے ہیں غرض ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس صنعتی سکول کی ابتداء کی ہے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ ہندوستان کے تنزل اور اس کی تباہی کی ایک وجہ ان پیشوں کا ہمارے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے۔ اور یورپ کی ترقی کی وجہ ان پیشوں کا ان کے ہاتھ میں چلا جانا ہے۔ پھر میرے مدنظر یہ بات بھی ہے۔ کہ اس طرح بے کاری کو دور کرنے کی بھی کوشش کی جائے۔ مگر میں فوری طور پر اس کام کو وسعت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ

ہمارے پاس سرمایہ کم ہے

گو میری خواہش یہی ہے۔ کہ ہر بے کار کو کام پر لگا یا جائے۔ مگر عقل چاہتی ہے۔ کہ کام کو اس طریق سے نہ چلایا جائے۔ کہ چند دن جاری رہ سکے۔ اور پھر ختم ہو جائے۔ بلکہ ایسے طریق سے قدم اٹھایا جائے۔ کہ جس سے ہمارے کام کو دوام نصیب ہو۔

فی الحال میں نے یہ سکیم بنائی ہے۔ کہ ایک استاد کے ساتھ تین شاگرد ہوں۔ اس طرح کام چلانا سہل ہوگا۔ ہر تیسرے ماہ طالبعلموں کا انتخاب ہوا کرے گا۔ اور مزید تین تین لڑکوں کو نیکر کام پر لگا دیا جائے گا۔ اس طرح سال میں ہر ایک استاد کے پاس بارہ طالب علم ہو جائیں گے۔ اور پھر سال بھر کے سیکھے ہوئے لڑکے نئے داخل ہونے والے لڑکوں کو کام سکھا بھی سکینگے۔ اس سلسلہ میں جو مشکلات پیدا ہونگی۔ وہ تو بعد میں ہی دیکھنے میں آئینگی مگر اصولی طور پر یہ بات مدنظر رکھی گئی ہے۔ کہ اس طرح آہستہ آہستہ کام کو بڑھایا جائے

میری تجویز یہ بھی ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ بھی اس کام میں حصہ لیں۔ اور وہ اس طرح کہ اتنی سرمایہ کے جو اس پر لگایا جائے حصص خریدیں چنانچہ اس میں تجارتی طور پر حصہ لینے کیلئے میں نے جماعت کے لئے گنجائش رکھی ہے۔ اس میں سے پچاس فیصدی تک سرمایہ کے حصے خریدے جا سکتے ہیں۔

میں نے اس سکول کے متعلق اصول انتخاب میں یتامیٰ نظر رکھی ہے۔ کہ یتامیٰ کو مقدم رکھا جائے۔ اور ان کی نسبت دوسرے لڑکوں کے انتخاب کی شرائط کڑی ہوں۔ مثلاً پہلی شرط ان کے لئے یہ رکھی گئی ہے۔ کہ وہ

کم سے کم پرائمری پاس

ہوں۔ مگر یتیموں کے لئے پرائمری پاس ہونے کی شرط نہیں۔ گو انہیں بھی اگر وہ ان پڑھ ہوں تعلیم دی جائے گی۔ پھر یہ بھی شرط ہے۔ کہ ان کو

بورڈنگ میں رکھا جائے گا

اور پانچ سال انہیں یہاں رہنا ہوگا۔ تین سال تک ان پر ہم خرچ کرینگے۔ باقی دو سال میں اس آمد پر جو ان کی تیار کی ہوئی اشیاء سے حاصل ہوگا۔ ان کا خرچ چلے گا۔ پہلے تین سال تک استادوں کی تنخواہیں۔ بورڈنگ کا خرچ اور کپڑے وغیرہ کا خرچ تحریک جدید کے ذمے ہوگا۔ اس کے علاوہ ہم نے دو سال اس لئے زائد رکھے ہیں۔ تاکہ وہ سلسلہ کا کام کریں اور اس قرض کا کچھ حصہ جو ان پر خرچ ہوا ہو۔ ادا کر سکیں۔ اگر کوئی لڑکا بیچ میں ہی کام چھوڑ کر چلا جائے گا۔ تو اسے وہ روپیہ واپس دینا ہوگا۔ جو اس پر خرچ ہوا۔ سوائے اس کے کہ کوئی اشد معذوری اسے پیش آجائے مثلاً کوئی آنکھوں سے اندھا ہو جائے۔ یا اور کسی طرح کام کے ناقابل ہو جائے۔ کیونکہ ایسے کاموں میں اس قسم کے حادثات بھی ہو جانے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو لڑکے داخل ہونا چاہیں۔

وہی داخل ہو سکتے ہیں۔ یتامیٰ کے متعلق میں نے بتایا ہے۔ کہ ان کو بغیر کسی شرط کے لے لیا گیا ہے۔ مگر دوسروں کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ کم سے کم پرائمری پاس ہوں۔ آئندہ آہستہ آہستہ شرائط کڑی کر دی جائیں گی۔ مثلاً پھر یہ شرط رکھ دی جائے گی۔ کہ مڈل پاس طالب علم لئے جائیں۔ اور مڈل تک کی تعلیم تو مجلس مشاورت میں ہماری جماعت کے لئے لازمی تعلیم قرار پا چکی ہے۔ پس جب مڈل تک کی تعلیم ہر احمدی کے لئے لازمی ہے۔ تو بعد میں تعلیم کے اسی معیار کے لحاظ سے طالب علم سکول میں لئے جائینگے۔

علاوہ ازیں اس سکول کے استادوں کو دوسرے مدرسوں کے لڑکوں کو کام سکھانے پر لگایا جائے گا۔ یعنی

دوسرے مدرسوں کے طالبعلموں کو

بھی اس قسم کے کام سکھائے جائیں گے۔ مثلاً ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ کے جو لڑکے چاہینگے ان کے لئے بھی انتظام کر دیا جائے گا۔ مگر

شکل و صورت بدلنے والے ڈاکٹر

آل انڈیا انجمن خادم الحکمت لاہور کے تیس سالہ تجربات کا نچوڑ

پہلا ڈاکٹر کتاب ذوق شباب (رجسٹرڈ)

برائے نام جوانوں اور شادی شدہ لوگوں میں نئی زندگی کی روح پھونکنے والی کتاب کا مطالعہ آپ پر اس قسم کے اسرار ظاہر کریگا۔ جو آپ نے نہ کبھی سُنے ہونگے۔ نہ دیکھے ہونگے یہ کتاب اس قسم کی تراکیب و قوانین پیش کرتی ہے۔ جو ایک کمزور انسان کو بھی قابل رشک فرد بنا دیں۔ صحیح معنوں میں جوانی کا لطف حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرو۔

قیمت صرف ایک روپیہ

حجم ۲۵۰ صفحات

دوسرا ڈاکٹر دوا ذوق شباب (رجسٹرڈ)

طب جدید کی اس مایہ ناز دوا نے سینکڑوں زندہ درگور مریضوں میں نئی زندگی پیدا کر دی ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ اور جگر اس قدر طاقتور ہو جاتے ہیں۔ کہ سیروں دودھ کئی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ ایک کمزور اور زرد رنگ انسان دنوں میں سُرخ و سفید خوبصورت۔ قوی بارعب اور قابلِ رشک بن جاتا ہے۔ کمزور کر دینے والے امراض رفع ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ تندرست خوبصورت سُرخ و سفید موٹے بننا چاہتے ہیں۔ تو اس دوا کو استعمال کریں۔ اس کے ایک ماہ کے استعمال سے پندرہ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے قیمت ڈبیہ برائے پندرہ یوم ... محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

چہرہ اور جسم کے بدنما سیاہ داغوں کو دور کرنے گورے اور خوبصورت بنانے کی حیرت انگیز شہرۂ آفاق مجرب اور شرطیہ لاثانی دواء

حسنِ یوسف (رجسٹرڈ)

یہ پُر اثر قیمتی دوائی بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد ہے اس سے ہر سیاہ فام اور سانولا انسان چند دنوں میں یوسف ثانی بن جائیگا۔ میرا پُر زور دعوے ہے۔ کہ میری یہ دوائی حسنِ یوسف سے سیرت نہیں بدلتی۔ صورت بدل جائے گی۔ آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ جس سے صرف چند یوم بلا ناغہ مل کر نہانے سے کالا اور کملایا ہوا بدنما کرخت چہرہ اور جسم مخمل کی مانند ملائم اور گلاب کے پھول کی طرح خوبصورت اور سُرخ ہو جاتا ہے۔ اور جس سے گویا کسی قسم کی چیچک کا داغ رہے گا نہ چھائی نہ کیل نہ کانٹے۔ جھریاں دور ہو جائینگی اور جہاں سے فی الفور کافور اور چہرہ کا رنگ سولہ برس کی حسین کے برابر پیارا معلوم نہ ہو۔ تو دام حبہ نہ لیں گے۔ خوشبودار اس قدر اعلیٰ کہ شہزادوں کے استعمال کے لائق۔ اور ایک دفعہ مل کر دوبارہ جب تک غسل نہ کیا جائے۔ دماغ معطر رہے پسینہ کی بدبو۔ بغل گند۔ کھال کے کل عوارض۔ پھوڑا پھنسی۔ کھال کا تڑخنا۔ داد۔ چنبل پیٹ خارش کو ازحد مفید ہے۔ عطر اور پوڈروں کا لگانا شوقین لوگ بھول جائیں گے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف دو روپے (عہ) تین شیشی صرف پانچ روپے چار آنہ۔

حسنِ یوسف سوپ:۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

حسنِ یوسف ہیئر آئل قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

بال شرطیہ عمر بھر نہیں اُگتے قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ ہیڈ آفس حسنِ یوسف (رجسٹرڈ) لوہاری گیٹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے لئے ہفتہ میں صرف دو روز اس کام کے لئے ہونگے۔ کیونکہ انہیں اپنے کورس کی اور بھی پڑھائی کرنی پڑتی ہے۔ بے شک اس طرح وہ بہت دیر میں کام سیکھ سکیں گے۔ اور بعض دفعہ ان کو چھٹیوں میں یہ کام کرنا پڑے گا۔ مثلاً گرمیوں کی رخصتوں میں ان کو اور کہیں جانے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ انہیں یہ کام سکھایا جائے گا۔

بہرحال جبتک ہم پیشوں کے ساتھ تمام لوگوں کی دلچسپی نہ پیدا کر دینگے۔ اس وقت تک پیشہ وروں کو ذلیل سمجھنے کی خرابی دور نہ ہوگی۔ جب سارے لوگ مختلف پیشے جانتے ہوں۔ اور ہر خاندان کا کوئی نہ کوئی آدمی اس قسم کا کام کرتا ہو۔ تو پھر پیشوں کے متعلق حقارت لوگوں کے دلوں سے مٹ جائے گی۔ یورپ میں بڑے سے بڑے لوگ بھی اس قسم کے کاموں کو حقیر نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ خود کسی نہ کسی پیشہ کے ماہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرانس کا ایک پریزیڈنٹ تھا۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب کبھی اسے اپنے کام سے فرصت ملتی۔ تو وہ دھونکنی پر جا کر کام شروع کر دیتا۔

پس اگر دوسرے سکولوں کی خواہش ہوئی۔ تو ان کے لئے بھی انتظام کر دیا جائیگا اس کے بعد میں دوستوں سے خواہش کرتا ہوں۔ کہ وہ مل کر دعا کریں۔ کہ اس ابتداء کو جو بظاہر چھوٹی اور ہیچ معلوم ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ ترقی کی منازل تک پہنچائے

اور ہمارے کام کرنے والے لوگ اس رنگ میں کام کریں۔ کہ جہاں وہ دنیا کے لئے بہتری کا موجب ہوں۔ وہاں دین کے لئے بھی بہتری کا باعث بنیں۔ میں استادوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ لڑکوں میں یہ رُوح پیدا کریں۔ کہ دُنیا کے ساتھ انہیں دین بھی حاصل کرنا ہے۔ گویا وہ

دست با کار اور دل با یار کے مصداق

بنیں۔ شروع سے ہی ان کے اندر یہ رُوح پیدا کی جائے۔ کہ سلسلہ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنا

اپنے نفسوں کو مارنا

اور اپنے پیشوں کو صرف ذاتی مفاد تک محدود نہ رکھنا۔ بلکہ ان سے سلسلہ کو بھی فائدہ پہونچانا ان کا مقصد ہے۔ اگر یہ رُوح ان کے اندر پیدا ہو جائے۔ کہ انہوں نے اپنی اپنی صنعتوں میں غیر ممالک کے صناعوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور ادھر نیکی اور تقوےٰ پر بھی قائم رہنا ہے۔ تب یہ لوگ ہمارے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ ورنہ روٹی کمانے والے تو دُنیا میں بہت لوگ ہیں۔ ہماری یہ غرض نہیں۔ کہ صرف روٹی کمانے والے پیدا کئے جائیں۔ بلکہ

ہمارا مقصد یہ ہے

کہ ہماری جماعت کے لوگ ایسے ہوں۔ جو دنیا کے ساتھ ساتھ دین کو بھی حاصل کرنے والے ہوں۔ وہ اسلام کی کھوئی ہوئی شوکت کو واپس لانے میں ممد ہوں۔ اور دوسروں کو اس بات کا سبق دے سکیں۔ کہ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی ایک شخص حقیقی مومن ہو سکتا ہے۔ اور دنیا کمانے سے اس کا ایمان کم نہیں ہوتا۔ بلکہ ترقی کرتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی ۔

رسالہ مشیر باغبانی ماہوار ایڈیٹر پروفیسر جی۔ایم۔ملک۔ایم۔ایس سی۔ایگریکلچر امریکہ سات سال سے زمینداروں کی خدمت کر رہا ہے۔ چندہ سالانہ صرف دو روپیہ۔ مینیجر رسالہ مشیر باغبانی میکلوڈ روڈ۔ لاہور

طلبائے السنہ شرقیہ کی کامیابی کا ضامن و مددگار

رسالہ علوم مشرقی کشمیری بازار لاہور

امتحانی نمبر ـــ مضمون نمبر ـــ اور ـــ ہفتہ وار نمبر ـــ شائع ہونیوالے ہیں

امتحانی نمبر میں گزشتہ امتحانات منشی فاضل۔ ادیب فاضل۔ منشی عالم۔ ادیب عالم اور منشی و ادیب کے پرچے حل سمیت شامل ہیں۔ امتحان کی ضروری باتیں بھی ہیں جنکا جاننا کامیابی کیلئے ضروری ہے گیس پیپرز بھی شامل ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ سوالات انہیں میں سے آجاتے ہیں چنانچہ سال ۳۵ء میں بھی اکثر سوالات انہیں میں سے آئے ہیں۔

مضمون نمبر گزشتہ امتحانات میں آئے ہوئے اور دیگر عنوانات پر فارسی اردو کے اعلیٰ ادبی شاہکار جو ہندوستان اور بیرون ہندوستان سے دستیاب کئے گئے ہیں۔ اس نمبر میں نہایت آب و تاب سے شائع ہونگے۔ یہ نمبر اپنی نوعیت میں بے مثل ہوگا۔ امتحانات میں شریک ہونیوالے حضرات کو چاہیئے۔ کہ اس کا ضرور مطالعہ فرما دیں۔

ہفتہ وار نمبر شرکاء امتحانات کی آسانی اور فائدہ رسانی کی غرض سے اپریل سے مئی تک ہفتہ وار شائع کئے جاویں گے۔ امتحانی نمبر میں ضروری خبریں ہیں۔ اساتذہ کے مفید لیکچرز اور درسی کتب پر تبصرے شائع ہوتے رہینگے۔ تاکہ ضروری چیزیں نظر کے سامنے آجائیں۔ اور کامیابی میں مدد مل سکے۔

زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں جو حضرات رسالہ علوم مشرقی لاہور سے استفادہ حاصل کرتے ہیں انکو معلوم ہے۔ کہ علوم مشرقی کیسی ہمدردی سے خدمت کرتا ہے۔ اور اس کی خدمت کتنی کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ اگر آپ بھی اس کی مفید خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پتہ مندرجہ ذیل پر چندہ سالانہ للعہ ششماہی ۱۲ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے اپنا نام مستقل خریداران کے رجسٹر میں درج کرالیں۔ تاکہ یہ تمام نمبر آپ کو مفت مل سکیں۔ **مینیجر رسالہ علوم مشرقی کشمیری بازار لاہور**

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کا قابل تعریف نمونہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ اپنے فرائض کے متعلق حساس رہی ہے۔ اور کوئی تبلیغی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتی۔ جس سے پورا فائدہ نہ اٹھائے۔ گذشتہ دنوں مولوی نذیر احمد صاحب مولوی فاضل سیالکوٹی جب مغربی افریقہ اور ماسٹر عبدالعزیز صاحب مقامی سکرٹری تبلیغ حج کے لئے جانے لگے۔ تو لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے دارالامان کے اسوۂ حسنہ کی اتباع میں ایک دعوت چائے دی۔ جس میں ان احباب کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ ایسا ہی لجنہ اماء اللہ بفضلہ تعالیٰ انصار اللہ کے لائحہ عمل کے پیش نظر مقامی انصار اللہ سے بڑھ کر استقلال کے ساتھ باقاعدہ اپنے تربیتی اور تبلیغی جلسے ہفتہ وار منعقد کرتی اور مستورات کی ذہنی نشوونما میں مشغول رہتی ہے۔ گذشتہ دنوں لجنہ اماء اللہ قادیان کی سالانہ رپورٹ میں شائع کرا چکا ہوں۔ احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر شہروں کی جماعتیں جن کے لئے ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ اپنی اپنی جگہ لجنات قائم کریں۔ تو طبقہ اناث میں تبلیغ کے وسائل خود بخود پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کہ ہماری مخالفت ہوگی اور عورتیں ہماری باتیں نہیں سنیں گی۔ سراسر وہم ہے۔ باطل کتنا ہی جھوٹا پراپیگنڈا کیوں نہ کرے آخر اس کے مقابلہ میں صداقت پسند فطرتیں اپنا کام کرنے سے خاموش نہیں رہ سکتیں۔ گذشتہ دو سالوں کی شدید مخالفت نے از سر نو ہمیں یقینی طور پر بتلا دیا ہے کہ مخالفت ہمارے لئے سراسر رحمت کا موجب ہوئی ہے۔ اس لئے احباب لجنہ اماء اللہ قادیان اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کے اسوۂ حسنہ سے نیک سبق حاصل کریں۔ اور جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ ان کی سیکرٹریان تبلیغ اپنی تبلیغی جد وجہد سے مجھے واقف کر کے مشکور فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تلاش گمشدہ میرا ہمشیرہ زادہ عرصہ چار سال سے لاپتہ ہے۔ اگر وہ کسی صاحب کے پاس ہو یا اس کے متعلق کوئی صاحب کوشش فرما کر معلوم کریں کہ وہ کہاں ہے۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ اگر یہ اعلان اس عزیز کی نظر سے گزرے تو اس کو لازم ہے کہ مجھے مقام رہائش وغیرہ کی نسبت اطلاع دیکر اپنی ضعیف والدہ کی دلجوئی کرے۔ لاہور اور امرتسر کے احباب خصوصاً توجہ فرمائیں۔ مبلغ پچاس روپیہ بطور انعام دیا جائیگا۔ حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ سانولا عمر تقریباً ۲۰ برس۔ موٹا ناک۔ آنکھیں بڑی۔ گفتار میں تیز اور ہوشیار ہے۔ عاجز۔ سید اقبال حسین احمدی سب اسسٹنٹ سرجن انچارج کنٹونمنٹ جنرل ہسپتال۔ بارک پور۔ بنگال۔

تار کا پتہ:۔ یونانی بچھی ہٹہ لاہور۔ قائم شدہ ۱۹۰۱ء

مشہور و مستند قدیمی دواخانہ یونانی (دہلوی) رجسٹرڈ بازار بچھی ہٹہ لاہور دارالسلطنت (پنجاب)

ہمارا دواخانہ ۱۹۰۱ء سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کام کر رہا ہے۔ بوجہ اپنی تازہ مفرد ادویہ و پرانے نسخوں کی با قاعدہ تیاری ہوئی مرکب و مجرب دواؤں کے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ سات سو سے زائد اکسیری مرکبات ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ فہرست دواخانہ مع جنتری مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ بیرونجات کے پارسلوں کی تعمیل فوراً کی جاتی ہے۔ حکیم اور دوکاندار صاحبان کے لئے خاص رعایت۔

رفیق حیات (رجسٹرڈ) بلالحاظ موسم اور عمر ہر ایک مذہب کے لئے عورت مرد اور بچوں کے واسطے یکساں مفید۔ امراض سینہ کے واسطے یہ شہرت کیمیاوی طریقہ پر جدید اوویات سے تیار کیا گیا ہے۔ کھانسی۔ تپ۔ کہنہ۔ نزلہ۔ ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ سل اور دق کے مریض اس سے شفایاب ہو چکے ہیں۔ بدن میں تازہ خون پیدا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ مقوی اعصاب ہے۔ کمزور مریضوں کو از حد طاقت دیتا ہے۔ طالب علم اور دماغی کام کرنے والے اصحاب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی شیشی ۸ اونس (۲۰ خوراک) ایک روپیہ (عـہ) علاوہ محصول وغیرہ۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

ایک روپیہ میں ایکہزار اشتہار چھپواؤ

پنجاب بھر میں یہ سب سے سستی و اعلیٰ چھپوائی کا کام کرنیوالی واحد فرم

نرخ چھپوائی اردو اشتہارات بمعہ قیمت اعلیٰ رنگین کاغذ

سائز اشتہار	ایک ہزار	دو ہزار	چار ہزار
۴½" × ۵½"	۱—۰—۰	۲—۳—۰	۳—۴—۰
۹" × ۵½"	۲—۰—۰	۳—۸—۰	۵—۰—۰
۱۱" × ۹"	۳—۸—۰	۵—۰—۰	۷—۸—۰
۱۵" × ۱۱"	۵—۰—۰	۷—۸—۰	

زیادہ کام کے لئے علیحدہ نرخ۔ نرخ ہر صورت میں تمام پریسوں سے کم نصف قیمت پیشگی لازمی ہے۔ نمونے مفت طلب کریں۔ انگریزی ہندی گورمکھی کے علیحدہ نرخ

کمرشل سنڈیکیٹ اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۶۰

قائم شدہ ۱۹۰۱ء

مجرب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو۔ تو

ذیابطول استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں۔ (خواہ کسی سبب سے ہوں۔)

تو وہ

نیو لائف گولیاں استعمال کریں۔ جو صوفی صدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں۔

جملہ ادویات منگوانے کا پتہ

اکسیر گھر۔ امرتسر چوک بابا اٹل

آب بقا نوری

یہ دوا تمام قسم کے دردوں مثلاً درد معدہ درد جگر۔ درد سر۔ درد دنداں اور ہیضہ طاعون۔ ملیریا اور بھڑ بچھو۔ سانپ۔ وغیرہ کے کاٹے کو فوراً تسکین بخشتی ہے۔ ہزارہا لوگ اس کو روزانہ استعمال کرتے اور اس کے معجزنما اثرات کے مصدق و معترف ہیں تجربۃً ایک شیشی آپ بھی منگا لیجئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصول

سرمہ زنگاری۔ دھند غبار۔ پانی بہنا ماص چشم ککروں اور ضعف بصارت میں اکسیر ہے اس کے روزانہ استعمال عینک کی عادت چھڑا دیتا ہے قیمت ۶؍ تولہ

پتہ۔ **منیجر مسیحائی دواخانہ چوک بازار بھوپال**

تپ دق

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ ابتدائی درجہ میں ہو یا آخری اسٹیج میں۔ کسی حال میں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

کندن کے طریقہ علاج سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ سے اس کا لٹریچر مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

273

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈین ڈائرکٹری

۱۹۳۶ء کی نئی اردو ایڈیشن جس میں ہزارہا ہندوستانی تاجروں کارخانہ داروں۔ سوداگروں اور مینوفیکچروں کے مکمل ایڈریس معہ کاروباری تفصیل بہترین اور کارآمد تجارتی معلومات مشہور شہروں اور تمام ریاستوں کے مکمل گائیڈ بے شمار تاریخی و جغرافیکل مضامین کے علاوہ ممالک غیر کے پتہ جات درج کئے گئے ہیں۔ کاروباری دنیا خصوصاً ایجنسیوں مینوفیکچرروں اور اشتہار بازوں کے لئے یہ کتاب از حد مفید اور کارآمد اور عجیب ثابت ہوگی۔ بڑے سائز کے ۲۰۰ صفحے مجلد قیمت صرف ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ ہر خریدار کو ایک سال کے لئے رسالہ رہنمائے تجارت مفت ارسال کیا جائے گا۔

منگوانے کا پتہ:۔ ڈائرکٹری پبلشنگ بیورو قیصری باغ روڈ امرتسر

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ عیسا ولد بوبا ذات بافندہ ساکن موضع بڈیسروں تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور وغیرہ نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۵ $\frac{3}{36}$ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

دستخط۔ — مورخہ ۱۴ $\frac{2}{36}$

(مہر عدالت)

الطبیب لاہور

ارض ہند کا یہ مشہور مصور طبی رسالہ زیر ادارت جناب حکیم محمد شریف صاحب۔ ایچ پی۔ ایل۔ ایل سابق مدیر الحکیم ہر ماہ نہایت آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ حفظ صحت۔ تاریخ طب و اطباء۔ تذکرۂ عقاقیر۔ علم الادویہ۔ کشتہ سازی۔ الامراض والعلاج غرض علم و فن طب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں۔ جس کے متعلق اس پرچے میں نہایت بلند پایہ۔ اور محققانہ مضامین نہ چھپتے ہوں۔ پھر طرز تحریر ایسی شستہ اور زبان ایسی سلیس اور عام فہم ہوتی ہے۔ کہ ایک معمولی لکھا پڑھا انسان اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ماہرین فن اور دیگر اصحاب علم کی متفقہ رائے ہے۔ کہ "الطبیب" لاہور۔ سرزمین ہند کا بہترین طبی پرچہ ہے۔

دیگر مضامین کے علاوہ اس میں مشاہیر فن کے مجرب نسخہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔ مریضوں کی سہولت کے لئے اس میں سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ رسالہ کے اوراق دستی اور عکسی تصاویر سے بھی مزین ہوتے ہیں۔

غرض یہ رسالہ قدیم و جدید معلومات کا ایک بیش بہا گنجینہ اور صدری نسخہ جات اور اسراری مجربات کا ایک گرانقدر خزینہ ہے۔

چندہ بھی ان خوبیوں کے باوجود بہت قلیل یعنی صرف دو روپے سالانہ ہے۔ کوئی پڑھا لکھا آدمی اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ نمونے کا پرچہ حتی الامکان مفت

ملنے کا پتہ

منیجر رسالہ الطبیب۔ برکت علی خان روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

سٹار ہوزری سے مال منگوانے والوں کے لئے حیرت انگیز رعایت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کو سٹار ہوزری سے جرابیں خریدنے کے متعلق جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس کی تعمیل کے لئے سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو دوست یہاں سے ایک درجن بھی جرابیں منگوائیں گے۔ ان سے محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ نہیں لیا جائیگا۔ اس حیرت انگیز رعایت کے باوجود اگر کوئی دوست اس ہوزری کی بنی ہوئی جرابیں نہ استعمال کریں۔ تو سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ ہوزری کے متعلق جو قومی لحاظ سے ذمہ واری ان پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا انہیں قطعاً احساس نہیں مطلوبہ تعداد کی جرابوں کی قیمت نقشہ ذیل کے مطابق اپنے مقامی محاسب کے پاس جمع کر کے حاصل کردہ رسید آرڈر کے ہمراہ آنی ضروری ہے۔ ورنہ تعمیل کرنے سے ہم معذور ہونگے۔ ؎

سائز ۹½ تا ۱۱ سادہ ٹسر۔ ۳؍، ۴؍، ۵؍، ۶؍

سائز		قسم	قیمت
۸	۹	"	۲؍، ۴؍، ۵؍، ۵؍
۸	۹	ڈیزائن دار	۶؍
۹½	۱۱	اونی	۱۲؍
۸	۹	"	۸؍

قیمت کے لحاظ سے کوالٹی میں بھی فرق ہوگا۔ ؎

جنرل منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیضہ۔ دردِ پسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ رتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحبؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلقِ خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچے ذہین خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حبّ اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک؛

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اُردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق پر اکیکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتے بے کار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبِ حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سُرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دُنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

رشتہ درکار ہے

ایک نوجوان اعلےٰ تعلیم یافتہ خاتون کے لئے جو خوش سیرت و صورت بھی ہے۔ ایک رشتہ درکار ہے۔ جس کی عمر ۲۵-۳۰ سال ہو۔ کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ برسر روزگار ہو۔ شہری باشندہ ہو؛

حافظ شیخ منظور الٰہی۔ دار الفضل۔ قادیان ضلع گورداسپور

ایک با موقع مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت میں ایک عمدہ موقعہ پر ایک پختہ مکان جو برلب سڑک واقع ہے۔ اور جس کا رقبہ قریباً دو کنال ہے۔ فروخت ہو رہا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

معرفت شیخ غلام حسن کلرک پراویڈنٹ فنڈ۔ قادیان

ضرورت استاد

ایک معزز احمدی دوست کو اپنے بچہ کی تعلیم کے لئے جو چوتھی جماعت کی پڑھائی ختم کر رہا ہے۔ ایک شریف اور محنتی استاد کی ضرورت ہے ٹرینڈ آدمی کو ترجیح دی جائے گی۔ کھانا اور رہائش مفت ہوگی۔ کم سے کم تنخواہ کے ساتھ درخواستیں معہ مقامی امیر جماعت کی تصدیق کے ع **معرفت مینیجر الفضل** آنی چاہئیں؛

مژدہ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم کے خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کیلئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل "جان جہاں ہیر آئل رجسٹرڈ" استعمال کرے۔ قیمت فی شیشی ۱۰ر

ملنے کا پتہ:۔ **ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲ مارچ۔ مسٹر ہٹلر نے لنڈن میں ایسی گفت وشنید کے آغاز کی سکیم کو منظور کر لیا ہے جس میں اسلحہ کی نوعیت کے متعلق انگلستان اور جرمنی کے بحری معاہدہ کے متعلق بحث وتمحیص کی جائے گی۔

پشاور ۲ مارچ۔ کابل سے موصول ہونے والی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہز ایکسی لنسی سردار فیض محمد خان وزیر خارجہ افغانستان نے ترکی میں ایک دعوت طعام کے موقع پر اسلامی سلطنتوں کے باہمی معاہدہ کے ضمن میں کہا۔ چار مسلح طاقتوں کے مابین صلح واتحاد کا میثاق دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بے حد معاون ہوگا اور جو لوگ امن عالم کے خواہاں ہیں۔ انہیں افغانستان کے تعاون پر پورا بھروسہ رکھنا چاہئے۔

راولپنڈی ۲ مارچ۔ کوٹ بھائی تھان سنگھ میں سکھ مسلم فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کوٹ فتح خان کی جاگیر کے سلسلہ میں سکھوں نے پھر جھگڑا شروع کر دیا ہے فساد کے نتیجہ میں ۱۲ آدمی مجروح ہوئے ۴۶ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنیوا ۲ مارچ۔ ۱۸ نمائندوں کی لیگ کمیٹی کا اجلاس ۱۰ مارچ کو منعقد ہوگا خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اٹلی میں تیل بھیجنے پر پابندی لگانے کی کوئی امید نہیں۔

لنڈن ۲ مارچ۔ لنڈن کی بحری کانفرنس کے فرانسیسی مندوب کو پیرس سے مزید ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ بحری معاہدہ میں اٹلی کی عدم شرکت کی وجہ سے جو نئی صورت حالات پیدا ہوگئی اس کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت فرانس نے اپنے نمائندہ کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ بحری معاہدہ کے لئے گفت وشنید جاری رکھے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دے۔ کہ فرانس اس معاہدہ پر خاص شرائط کے ماتحت دستخط کرے گا۔

دہلی ۲ مارچ۔ بھائی پرمانند نے فنانس ممبر کو لکھا ہے۔ کہ روپیہ کے نئے سکے پر اردو اور رومن حروف کے ساتھ ہندی کے الفاظ بھی کندہ ہوں۔

ٹوکیو ۲ مارچ۔ شہر میں مارشل لا ابھی چند دن اور جاری رہے گا۔ عام کاروبار شروع ہو گیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ جنرل اوکاڈا وزیر اعظم نہیں بنے گا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ باغیوں کے سرغنہ نونا کا نے خودکشی کر لی ہے۔ دوسرے افسروں کو جنہوں نے بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ فوجی جیل خانہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲ مارچ۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں سوالات کے بعد بجٹ پر بحث ہوئی۔ مختلف ارکان نے تقریریں کیں۔ جناب پیر اکبر علی صاحب ایم ایل سی نے ایک زبردست تقریر کی۔ جس میں دیہاتیوں کی کس مپرسی کا نقشہ کھینچا۔ اور بیان کیا۔ کہ غریب لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ مگر ان کا کوئی پرسان حال نہیں

لکھنؤ ۲ مارچ۔ آج یوپی کونسل میں سپرو کمیٹی پر بحث شروع کی گئی۔ مسٹر تیج بہادر سپرو نے تقریر کرتے ہوئے تعلیم یافتہ طبقہ کی بیکاری کے مسئلہ کی طرف گورنمنٹ کی بے اعتنائی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا۔ کہ کمیٹی نے ایک جامع رپورٹ تیار کرنے میں ایک سال صرف کیا ہے۔ اور نوجوانوں کو کمیٹی کی سفارشات سے جو امیدیں پیدا ہو گئی تھیں انہیں تباہ کرنا درست نہیں

شیلانگ ۲ مارچ۔ گورنمنٹ آسام ۱۰ مارچ کو آسام کونسل میں قرضہ بل پیش کرے گی یہ بل بنگال کونسل کے پاس کردہ ایکٹ سے مختلف ہوگا۔ یہ بل سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائیگا۔

رنگون ۲ مارچ۔ یونیورسٹی کالج میں طالبعلموں کی ہڑتال کے پیش نظر رنگون یونیورسٹی نے انتخابات ملتوی کر دئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ طالب علموں نے امتحان کے کمرہ کی سڑک اور دوسری سڑکوں پر لیٹنا شروع کر دیا ہے۔

امرتسر ۲ مارچ۔ گندم حاضر ۲ روپے ۱ آنہ ۶ پائی۔ نخود حاضر ا روپیہ ۱۵ آنے ۳ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے ۶ پائی چاندی دیسی ۵۰ روپے ۹ آنے ہے۔

لنڈن ۲ مارچ۔ مہارانی دستر لنڈن کے نرسنگ ہوم میں ۲۶ برس کی عمر میں وفات پا گئیں۔

روما ۲ مارچ۔ اسمارہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ۲۷ فروری کو وادی تمبین میں جو لڑائی شروع ہوئی تھی۔ اس میں اٹلی کو فتح ہوئی۔ اور راس کاسا کی فوجیں سخت نقصانات کے بعد منتشر ہو گئیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۳ ہزار حبشی ہلاک ہوئے۔ اٹلی کا دعوی ہے کہ اس کے نقصانات بہت کم ہیں۔

روما ۲ مارچ۔ غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ راس کاسا نے اپنی فوج کی شکست کے بعد خودکشی کر لی ہے۔

لاہور ۲ مارچ۔ ٹاؤن ہال لاہور میں لاہور کے بشپ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف قوموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور اپنی تقریروں میں مسٹر جناح کو یقین دلایا۔ کہ قضیہ شہید گنج کے سلسلے میں وہ تصفیہ کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں۔ ان میں انہیں ہر ممکن امداد دی جائے گی۔ مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا اگر مختلف اقوام کے لیڈر مجھ سے تعاون کریں تو مسئلہ شہید گنج تھوڑے ہی عرصہ میں حل ہو سکتا ہے۔

لکھنؤ ۲ مارچ۔ ایک سو گیارہ دن کے بعد مسٹر جوگیش چندر چیٹرجی نے فاقہ کشی ترک کر دیا ہے۔

نئی دہلی ۲ مارچ۔ آج انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کی رپورٹ شائع ہوگئی۔ اس میں مختلف صوبوں کے حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق سفارشات کی گئی ہیں پنجاب میں شہری رقبوں کو عام نشستیں ۸ مسلمانوں کو ۹ سکھوں کو ۲ نشستیں دی گئی ہیں۔ اور ۷½ ہزار سے زائد آبادی رکھنے والے قصبوں کو شہری حلقوں کو رکھا گیا ہے۔

لنڈن ۲ مارچ۔ جرمنی اور اٹلی کے درمیان جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس میں فرانس نے حصہ لیتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ برطانیہ اور جنگ کے تعاون کے متعلق تشویش کی چنداں ضرورت نہیں۔ اور یہ خبر بھی بے بنیاد ہے کہ فرانس رائن لینڈ میں فوج نہ رکھے جانے کے معاہدہ کو لیگ کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

نئی دہلی ۲ مارچ۔ ضابطہ دیوانی (دفعہ ۶۰) میں ترمیم کے بل کی سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس آج سر نرپندرا ناتھ سرکار کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں معمولی ترمیم کے ساتھ بل کی دفعات کو منظور کیا گیا۔ بل میں ایماندار مقروضوں کی گرفتاری کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ صرف انہی مقروضوں کو گرفتار کیا جائے گا۔ جو دیدہ دانستہ قرضہ دینے سے پہلو تہی کریں گے۔

کوئٹہ ۲ مارچ۔ لوگوں کو کوئٹہ میں پھر آباد ہونے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ کھدائی کا کام اختتام پذیر ہے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ ہفتہ مختتمہ ۲۲ فروری کے دوران میں ۶۹۲۸۰ روپیہ کا مال نکالا گیا۔ اور ۱۸۶ لاشیں برآمد ہوئیں۔ اس وقت کل لاشیں ۹۴۷۶ برآمد ہو چکی ہیں

لنڈن ۲ مارچ آج شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم نے آلہ نشر الصوت پر اپنی پہلی شاہی تقریر کی۔ آپ نے شہنشاہ جارج کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے ان کے طویل اور شاندار عہد حکومت کا ذکر کیا۔ ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں والیان ریاست اور ہندوستان کی رعایا کو ان کے شہنشاہ کی حیثیت سے سلام بھیجتا ہوں۔ نیز کہا۔ کہ ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات بہت پرانے ہیں۔ اور میرا فرض ہے کہ میں اپنے پیشرؤں کا تتبع کرتے ہوئے ہندوستان اور انگلستان کے تعلقات کو قائم رکھوں اور انہیں زیادہ مستحکم کروں

الہ آباد ۲ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۷ مارچ کو مارسیلز سے روانہ ہو کر ۱۱ مارچ کی صبح کو الہ آباد پہونچیں گے

نئی دہلی ۲ مارچ۔ عید اضحی کی تقریب کے سلسلے میں حکام نے دہلی میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

لاہور ۲ مارچ۔ حکومت پنجاب کے اس فیصلہ کے مطابق کہ اسیران تحریک مسجد شہید گنج رہا کر دئے جائیں گے۔ آج ۷۳ قیدی رہا کر دیئے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ چودھری مولا بخش بھی رہا ہو کر لاہور پہونچ گئے ہیں۔

لاہور ۲ مارچ۔ آج پنجاب کونسل میں نواب احمد یار خاں دولتانہ نے مسجد شاہ چراغ کے متعلق حکومت سے استفسار کیا۔ جس کے جواب میں ممبر خزانہ نے مسجد شاہ چراغ کی واگذاری میں تاخیر ہونے کی وجہ بیان کی۔ اور کہا۔ امید ہے جونہی سشن کورٹ کی عمارت جو جدید ماڈل ٹاؤن میں منتقل کی جائے گی۔ مکمل ہو جائے گی۔ میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ مسجد کو حوالہ کرنے میں دانستہ تاخیر نہیں کرے گی۔ اور جلد مسجد شاہ چراغ مسلمانوں کے حوالے کر دی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسباب کے کرایہ کی شرحوں میں تبدیلیاں

یکم مئی ۱۹۳۶ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مال گاڑی کے ذریعہ اسباب کے کرایہ کی شرحوں میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی :-

(۱) مال و اسباب کے موجودہ دس گروپوں کو ۱۷ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور اس تقسیم کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے گڈس ٹیرف حصہ اول (۵۲) میں جو یکم مئی ۱۹۳۶ء سے بروئے عمل آئیگا مشرح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جس کی کاپیاں یکم مئی سے قیمتاً مل سکیں گی :-

(ب) موجودہ اور نئے گروپوں کی شرح ذیل میں ساتھ درج کی جاتی ہے :-

موجودہ — گروپ	موجودہ — شرح فی میل بحساب فی من	ترمیم شدہ — گروپ	ترمیم شدہ — شرح فی میل بحساب فی من
۱	ء۳۸ پائی	۱	ء۳۸ پائی
۲	ء۴۲ "	۲	ء۴۲ "
—	—	۲ الف	ء۴۶ "
—	—	۲ ب	ء۵۰ "
—	—	۲ س	ء۵۴ "
۳	ء۵۸ پائی	۳	ء۵۸ "
۴	ء۶۲ "	۴	ء۶۲ "
—	—	۴ الف	ء۶۷ "
—	—	۴ ب	ء۷۲ "
۵	ء۷۷ "	۵	ء۷۷ "
۶	ء۸۳ "	۶	ء۸۳ "
—	—	۶ الف	ء۸۹ "
۷	ء۹۶ "	۷	ء۹۶ "
۸	۱ء۰۴ "	۸	۱ء۰۴ "
۹	۱ء۲۵ "	۹	۱ء۲۵ "
۱۰	۱ء۸۷ "	۱۰	۱ء۸۷ "

۲۔ اشیاء کی عام تقسیم میں موجودہ اندراج مندرجہ ذیل طریق پر ترمیم کئے جائینگے۔

(الف) وہ اشیاء جن کے نقصان کی ریلوے ذمہ وار ہے۔ ان کی موجودہ شرحوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

(ب) وہ اشیاء جنکے نقصان کی ریلوے اور مالک دونوں ذمہ وار ہیں۔ ان میں مالک کے نقصان کی ذمہ واری والی شرحیں تو وہی رہینگی جو اس وقت ہیں لیکن محکمہ ریلوے کے مال کے نقصان کی ذمہ واری کی صورت میں شرحیں اکثر حالات میں کم کر دی جائینگی۔ اور صرف مالک کے نقصان والی شرحوں سے جیسا کہ نقصان کی نوعیت کے مطابق ضروری سمجھا جائیگا، ایک یا دو نئے قائم کردہ گروپوں کے لحاظ سے زیادہ رکھی جائینگی :-

۳۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ٹرمینل شرحوں میں یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے مندرجہ ذیل تبدیلی کی جائے گی :-

تفصیلات	لوکل بکنگ میں (یعنی صرف نارتھ ویسٹرن ریلوے پر) — موجودہ	لوکل بکنگ میں — تبدیل شدہ	تھرو بکنگ میں (یعنی دوسری ریلوں پر) — موجودہ	تھرو بکنگ میں — تبدیل شدہ
اشیاء جن کا کرایہ گروپوں کی شرحوں پر لیا جائیگا	۶ پائی فی من	۸ پائی فی من	۳ پائی فی من	۴ پائی فی من
اشیاء جن کا کرایہ شیڈول ایف الف، ایف بی، ایف سی، ایف پی، ایف جی اور آر اے شرحوں پر لیا جائے گا	۲ پائی "	۴ پائی "	۱ پائی "	۲ پائی "
اشیاء جن کا کرایہ شیڈول سی بی، سی جے، سی ایل، سی ایم، سی ایس، سی ٹی اور سی یو شرحوں پر لیا جائے گا :-	۶ "	۸ "	۳ "	۴ "

کراس ٹریفک یعنی ایسا ٹریفک جو نہ تو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن سے لادا جائے۔ اور نہ ہی کسی نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر اتار آجائے۔ کوئی ٹرمینل کرایہ نہیں لیا جائیگا۔

۴۔ گروپ اور شیڈول کی حساب کردہ شرحیں جن میں ٹرمینل اور گڈس ٹریفک کی کم مسافت کی شرحیں بھی شامل ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ۱ سے ۲۰۰۰ میل گڈس ریٹ ٹیبل اور جنکشن ریٹ ٹیبل میں جو یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو بروئے عمل آئینگے۔ دکھائی جائینگی لیکن وہ شرحیں جو نو ترمیم ضمنی گروپوں یعنی ۲ الف، ۲ ب، ۲ س، ۴ الف، ۴ ب اور ۶ الف کے ماتحت مندرجہ بالا کتب میں شائع کی گئی ہیں۔ لوکل اور تھرو بکنگ دونوں میں یکم مئی ۱۹۳۶ء کو ہی بروئے عمل آئیں گی :-

چیف کمرشل مینجر لاہور

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی